SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 10, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past seven in the evening, with Mr. Presiding Officer (Justice (R) Muhammad Afzal Lone) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا کل شی خلقنه بقدر O وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر
Oول قد اهلکنا اشیاعکم فهل من مدکرO وکل شی فعلوه
فی الزبرO وکل صغیر و کبیر مستطرO

ترجمہ: ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہےO اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہو تی ہےO اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھےO اور جو کچھ انہوں نے کیا (ان کے) اعمال ناموں میں (مندرج) ہےO یعنی ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: (جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون) : بسم اللہ الرحمن

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 10, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past seven in the evening, with Mr. Presiding Officer (Justice (R) Muhammad Afzal Lone) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا کل شی خلقنه بقدر O وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر
Oول قد اهلکنا اشیاعکم فهل من مدکرO وکل شی فعلوه
فی الزبرO وکل صغیر و کبیر مستطرO

ترجمہ: ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہےO اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہو تی ہےO اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھےO اور جو کچھ انہوں نے کیا (ان کے) اعمال ناموں میں (مندرج) ہےO یعنی ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: (جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون) : بسم اللہ الرحمن

الرحیم. Question Hour, Question No.50, Mr Sajid Mir -

Transferred from Industries and Commerce Division

50. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that M/s. Sony of Japan have established an after-sale service centre in Lahore, if so, whether any permission has been granted by the Government for the said purpose.

Minister Incharge of the Cabinet Division: Yes. The permission of opening of after-sale service centre to M/s. Sony of Japan has been granted by the Government.

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ ذرا نیشنل اسمبلی میں مصروف تھا۔

جناب ساجد میر۔ ضمنی سوال ، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا" سونی" کے ٹی وی سیٹ قانونی طور پر ملک میں درآمد کرنے کی اجازت ہے اور اگر نہیں ہے تو پھر لاہور میں after sales service centre کے قیام کا کیا جواز ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔جناب والا، کوئی پابندی نہیں ہے۔ میرے خیال میں فنانس منسٹر صاحب بھی سن رہے ہیں۔سونی کے سیٹ کو امپورٹ کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔وہ سیٹ چونکہ یہاں موجود ہیں اس لئے سروس سنٹر کھولا گیا ہے۔

جناب ساجد میر۔جناب میرے خیال میں شاید یہ درست نہیں ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ قانونی طور پر سونی اور Panasonic اور اس قسم کے جو ٹی وی ہیں ،ان کی درآمد پر پابندی عائد ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ کوئی پابندی نہیں ۔ آج کل فری ٹریڈ کا زمانہ ہے ۔ کسی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔باقی ڈیوٹی کے بارے میں فرق ہو سکتا ہے لیکن امپورٹ پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے ۔

جناب ساجد میر۔یہ پابندی کب سے ختم کی گئی ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, before February this year, Mr. Chairman, only three importers were allowed to import goods and this Government has decided to open it. We have offered everybody who wanted to register for the import purpose, but nobody came forward for registration. We have now relaxed the conditionalities which were available and applicable in last tenure of the Government. So, even now we have not got any. But the Government is now absolutely open. You have to just fulfil the formalities and then you can start importing the goods.

Prof. Sajid Mir: Sir, when this office of sales/service was established in Lahore, I think at that time the import was not allowed. Is it correct?

میاں محمد لٹین خان وٹو۔اب وہ جا سکتے ہیں لیکن حکومت کی امپورٹ کی جوجنرل پالیسی ہے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اب liberalization کا زمانہ ہے۔ WTO کے بارے میں انٹرنیشنل معاہدے ہیں۔ کسی چیز کی امپورٹ کسی حثیت میں کم بھی کرنی ہے، تو وہ ڈیوٹی کے ذریعے کی جاتی ہے۔ بجائے کسی آئٹم کو ban کیا جائے ۔ اس بارے میں میرے خیال میں فاضل ممبر صاحب کا تاثر درست نہیں ہے۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب بات یہ ہے کہ اس وقت امپورٹ فری ہے لیکن جس وقت یہ سروس سنٹر قائم کیا گیا اس وقت فری نہیں تھی۔

میاں محمد لٹین خان وٹو۔وہاں بھی سروس سنٹر قائم ہوا ہے اور اسلام آباد میں

بھی قائم ہوا ہے ۔ اگر فاضل ممبر صاحب یہ بتائیں کہ sony کے after sales service centres کھولنے میں کوئی برائی ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کو دور کرنے کی کوشش کریں گے لیکن after sales service کا قائم ہونا تو ایک اچھی بات ہے ۔ بری بات نہیں ہے ۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب اس میں حکومت سمگلنگ روکنے میں interested ہے پھر تو اس کو برائی نظر آ جائے گی اور اگر interested نہیں ہے تو پھر وہ یقیناً یہ کہیں گے کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ جب ایک آئٹم ملک میں لانا ممنوع ہے ۔ آپ اس کے after sales service establish کراتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ سمگلنگ کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Subject to payment of duty

ہمیشہ اس کی اجازت رہی ہے ۔ فاضل ممبر صاحب فرمائیں کہ after sale service میں کونسی برائی ہے ۔ after sale service available ہونے میں جو برائی ہے وہ اگر پوائنٹ آؤٹ کر دیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کو دور کریں گے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, under the TR, under the personal baggage, people do import televisions from abroad.

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب میرا خیال ہے کہ اسی پالیسی کی وجہ سے مجھے یاد ہے کہ پاکستان میں الیکٹرونک کے جو ڈیلرز ہیں، ان کی ایک ایسوسی ایشن ہے ، اس نے مئی میں یہ طے کیا تھا کہ ہمارے جو ڈیلر سمگل شدہ اشیاء بیچ رہے ہیں۔ ان کو ہم مال سپلائی نہیں کریں گے۔ حکومت نے اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے ، ان کا ایک ادارہ ہے مناپلی کنٹرول کا ، مناپلی کنٹرول اتھارٹی نے اس ایسوسی ایشن کو ایک خط جاری کردیا کہ آپ نے کس اتھارٹی کے تحت smuggled اشیاء کی فروخت کو روکا ہے ۔ اگر حکومت سمگلنگ کو روکنا چاہتی ہے، ان اشیاء کی سمگلنگ کو روکنا چاہتی ہے تو ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے ۔

Mr. Presiding Officer: Mir Sahib, when it is on the open list, it is

just on OGL that itself is very discouraging for smuggling.

سید عاقل شاہ ۔جی میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جو اشیاء الیکٹرانک کی پاکستان میں بنتی ہیں، کیا وہ بھی امپورٹ کی جاسکتی ہیں ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔جناب والا ! جنرل امپورٹ پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن یہ امپورٹ کے متعلق سوال نہیں ہے ۔ سوال تو after sale-service sony کے بارے میں ہے ۔ وہ میں نے عرض کردیا ہے ۔ اس میں تو یہ نہیں آئے گا ۔ اگر وہ علیحدہ سوال فرما دیں تو متعلقہ محکمہ اس بارے میں جواب دے گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ منسٹر صاحب سے اگر کوئی علیحدہ تفصیل چاہیں تو لے لیں ۔

سید عاقل شاہ ۔منسٹر صاحب نے تو جناب خود فرمایا ہے کہ appliances import کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جو appliances manufacture پاکستان میں ہو رہی ہیں تو کیا ان کے امپورٹ کرنے کی پابندی ہے یا نہیں ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ نہیں جی کوئی پابندی نہیں ہے ۔ وہ جو price تھی ان کو competitive بنانے کے لئے ڈیوٹیز وغیرہ میں adjustment کردی جاتی ہے امپورٹ کے سلسلے میں ۔ لیکن میں ایوان کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ total import کسی چیز کی ban نہیں ہے ۔ سوائے وہ negative list دیکھ لیں کہ جس میں 68 چیزیں ہیں ۔ وہ ایسی چیزیں ہیں جن پر مولانا کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔میر صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

پروفیسر ساجد میر ۔آخری سوال جی ۔

Mr. Presiding Officer: You have already put in more than three.

پروفیسر ساجد میر ۔ کیا حکومت کو اس بات کا احساس ہے اور وزیر موصوف یہ بات جانتے ہیں کہ اسی پالیسی کی وجہ سے ملک میں assemble کئے جانے والے ٹی وی کی جو صنعت ہے وہ ختم ہو چکی ہے ؟

Mr. Presiding Officer: Honourable Minister to please answer.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, under WTO agreements, which Pakistan is a signatory, we simply cannot ban the import. There are only around 68 items which are banned and those are on the religious basis like alcohal and other things. So, the import cannot be banned. Only you can regulate it through the tariff structure. Now you do incentivise the local industry but you do not want to over incentivise so that they are unnecessarily more expensive than if you levy reasonable duty on the import. So, there is a balance. The honourable Finance minister, through a cascading principle, introduced a massive tariff restructuring in this country in March and through Budget. So, after that I think there is no need to reconsider any change.

We cannot, even if we wish to ban this thing because we are signatory to the International Agreements. So, all WTO conditionalities are applicable on us. So, we have a reason. Sir, it is not the duty structure if somebody pays duty on import of television then it would be worthwhile to buy a locally assembled television. It is the menace of smuggling which has killed the television industry. It is not the lower duty structure or tariff which has caused the closure of the television industry. It is through various borders, which is a very lengthy border and Government is cognizant of this thing and they are taking appropriate measures to curb the smuggling. We have a very active plan to follow in next few months.

Mr. Presiding Officer: One by one, Mr. Habib Jalib.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔جناب والا ! اس وقت منسٹر فار فنانس اینڈ اکانومک آفیسرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو اکانومک سیکٹر میں تجربہ کار ہیں - میں ایک چھوٹی سی

observatrion اس سلسلے میں کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔اس سے بہتر ہو گا کہ آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ لیکن یہ سوال ہے observation کے ضمن میں۔

Mr. Presiding Officer: But he is knowledgeable to understand your question without any explanation. You put in your question straightaway.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ میرا ضمنی سوال ان سے یہی ہے کہ لوکل انڈسٹری، نیشنل انڈسٹری کو پروان چڑھانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم یہاں کی مصنوعات خریدیں، بیچیں اور ان کو encourage کریں ۔ کیا آپ باہر کی تمام چیزوں کی flow کو اس ملک کے اندر چھوڑ دینے سے لوکل انڈسٹری پر منفی اثرات مرتب نہیں ہونگے ؛ اگر سرتاج عزیز صاحب اس کا جواب دیں تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔

جناب سرتاج عزیز۔جناب چیئرمین! اگر انہوں نے ہماری پچھلے چھ سات ماہ کی پالیسی کو بغور دیکھا ہو تو اس کا بنیادی مقصد ہی یہ تھا کہ لوکل انڈسٹری encourage ہو۔ اس میں ایک سب سے اہم اقدام جو تھا وہ یہ تھا کہ tares کو پینسٹھ سے پینتالیس فیصد کیا جائے لیکن جو smuggling prone items ہیں مثلاً سپیئر پارٹس ہو گئے یا ٹیلی وژن اور ائیر کنڈیشنز ہو گئے یا اس قسم کی جو چیز بھی ہو گی وہاں پچیس فیصد تک گئے ہیں اور اس میں جو additional measure ہیں smuggling کو بارڈر پر روکنے کے لئے، ان کے اوپر اب جو retail لیول پر سیلز ٹیکس لگانے کا پروگرام ہے تو یہ ظاہر ہے کہ smuggled items پر بھی لگے گا۔ اس میں خاص طور پر ایسے آئٹم چنے گئے ہیں جو smuggling prone ہیں تو اس سے کمی ضرور ہوئی ہے۔ پچھلے سال ہمارے ملک میں قریباً چھ لاکھ ٹیلی وژن استعمال ہوئے تھے اور ان میں کوئی آدھے سے زیادہ smuggle ہوئے تھے۔ اب ان چند مہینوں میں وہ تعداد کم ضرور ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اب بھی زیادہ ہیں۔ اگر ڈیوٹی کو بالکل ختم کریں تو انڈسٹری کو ویسے بھی نقصان ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی اگر ہم بارڈر کو سیل کرنے کی کوشش کریں اور اس کے بعد ہم نے افغانستان کو یہ تجویز بھی دی ہے کہ وہ جو ڈیوٹی ہم لیتے ہیں وہ انہی کے آئٹمز پر جو Afghan Transit Trade ہے وہ اب خود ڈیوٹی ان پر لیں۔ وہاں پر نہ ٹیلی وژن ہے نہ ائیر کنڈیشنر کی ضرورت ہے تو ان کو

بھی revenue آ جائے گا توہم نے ایک نہیں پانچ چھ تجویزیں پچھلے پانچ چھ مہینے میں ایسی evolve کی ہیں جن سے انشاء اللہ smuggling کو discouragement ہوگی اور ہماری انڈسٹری کو تقویت ہو گی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ تشریف رکھیں شکریہ، حاجی صاحب آپ فرمائیے۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے ڈیوٹی سٹرکچر کو کم کیا ہے، components پر بھی ڈیوٹی کم کی ہے۔ میں خود الیکٹرانک سے وابستہ ہوں اس سے حالت یہ ہے کہ الیکٹرانکس پر تو انہوں نے ڈیوٹی تو ویسے کم کر دی ہے اور ڈیوٹی سٹرکچر جب کم کیا تو smuggling اور بھی بڑھ گئی۔ ادھرسیلز ٹیکس اب انہوں نے لگایا ہے۔ وہ اس لئے ان کو برابر نہیں کیا ہے۔ اسی طرح smuggle شدہ مال یہاں زیادہ ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ smuggling میں اس سال تھوڑی سی کمی ہوئی ہے وہ کمی اس لئے ہوئی ہے کہ بازار میں مندی ہے، لوگ خریداری کی سکت نہیں رکھتے ورنہ اور کسی چیز میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ جو مال آتا تھا باہر سے وہ آرہا ہے لوکل انڈسٹری بالکل بند ہو گئی ہے اور ان کے لئے ابھی تک انہوں نے کوئی خاص توجہ نہیں دی ہے۔ جو incentive دیئے ہیں ان کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

جناب سرتاج عزیز ۔ میں فاضل ممبران سے گزارش کروں گا کہ جب ہماری کمیٹی کی میٹنگ ہوگی تو یہ سبجیکٹ کہ smuggling کو کیسے روکا جائے کیلئے فاضل ممبران کے پاس جو تجاویز ہیں ہم اس پر غور کرکے عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ میرے خیال میں یہ بہتر تجویز ہے ہاں جی عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سلسلے میں جیسا کہ وزیر خزانہ، جو بہت ہی ماہر اور قابل احترام ہیں، انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ایک، اور یہ ادھر جی بات میں interrupt کر رہے ہیں کہ(مجھے) میں چمچہ کسی کا نہیں ہوں۔ میرے وہ پارٹی کے لیڈر ہیں اور یہ جب اپنے پارٹی لیڈر کی بات کرتے ہیں ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ مجھے چمچہ کہہ رہے ہیں بڑی شرم کی بات ہے ان کو معافی مانگنی چاہئیے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ یہ شفقت کی علامت ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ جناب میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر جو ہماری صنعتیں ہیں ان کو کامیاب کرنے کے لئے اور اس کی جو اشیاء ہیں ان کو برآمد کرنے کے لئے ایک پالیسی وضع کی جائے۔ اس کے لئے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے یا یہاں ڈیبیٹ کیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ smuggling کو روکنے کے لئے یہ جو سنٹر انہوں نے کھولا ہے اس کو بند کر دیا جائے۔ یقینی طور پر اس کی آڑ میں لاکھوں کی تعداد میں ٹی وی باہر سے آ رہے ہیں جن کی کوئی روک تھام نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ عباسی صاحب یہ بہتر ہو گا کہ آپ بھی جیسا کہ فنانس منسٹر صاحب نے فرمایا ہے، اپنی تجاویز تحریری طور پر اس کمیٹی کو بھجوا دیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ نہیں جناب میاں یاسین وٹو صاحب بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہر چیز کے لئے ہم نے اجازت دے رکھی ہے تو ہر چیز میں جو چیز بھی باہر سے openly درآمد ہو رہی ہے، کیا کاروں کو بھی انہوں نے فری کیا ہوا ہے کہ وہ درآمد کر سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ وہ تو سونی ٹیلی وژن کے حوالے سے فرمایا ہے انہوں نے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ سونی ٹیلی وژن کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ ہر چیز، جو بھی چیز کوئی باہر سے منگانا چاہے، درآمد کر سکے تو وہ کر سکتا ہے۔ اس کا یہ جواب دیں جی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ اچھا جی آپ فرمائیے پراچہ صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ جواب تو کوئی نہیں آیا جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ ڈیوٹی pay کرنے کے بعد جناب ساری چیزیں آ سکتی ہیں اور اس میں خیال رکھا جاتا ہے کہ جو ہماری لوکل انڈسٹری ہے اس کا جو competitiveness ہے وہ قائم رہے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - اچھا جی 'ہاں جی پراچہ صاحب فرمائیے۔

جناب احسان الحق پراچہ-جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال وزیر تجارت کے ایک ضمنی جواب کے بارے میں ہے' جس میں انہوں نے WTO کے متعلق ذکر کیا کہ حکومت پاکستان کا موقف کیا ہے WTO کے متعلق - آیا جو وہ ہدایات دیتے ہیں وہ حکومت پاکستان یا پاکستان کے عوام کی بہتری کے لئے ہیں یا نہیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, it requires a fresh notice but I can give the general answer.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, the Chair is not recognizing anybody untill and unless you don't recognize a particular minister, he can't take the floor. The Chair has to recognize.

Mr. Presiding Officer: There was an implied permission.

Mian Raza Rabbani: Sir, there is no such thing as implied permission from the Chair. I am sorry.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, I think the honourable member posed his question to the commerce minister.

Mr. Presiding Officer: Both of us are students of law, there is a concept of implied permission.

Mian Raza Rabbani: That is in the court of law, not in parliamentary practice.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, the agreements of WTO are binding and there is no intention of, like backing out. We cannot. Either we are part of an international obligation or we are not. So, there have been a number

of extra conditionalities which were accepted by the previous government. Luckily, we have not accorded any new approvals or we have not signed any new conditionalities with WTO. There is a proposal that the financial sector should be open more but we are resisting. We are lobbying with the developing world. We are resisting on international level. We are lobbying in islamic countries that the strangulation of the developing countries on the pretext of nontarrif measures, on the pretext of anti dumping measures, on the pretext of child labour, should not be done. So, I think in the national interest, this government has been taking a number of measures to ensure and to lobby internationally. I represented Pakistan in a meeting on Commerce and Trade development. I have voiced this concern there. I have done this on Singapore level, I have done on various countries. Sir, we are lobbying and certainly there are certain items, lime ISO 900, ISO 14000, 8000, all these measures are non-tariff measures. So, we are doing it but alone we cannot achieve anything. We want to create a lobby. We are in that process to create a lobby to have a voice. When we will have May, 1998 meeting of trade ministers in Geneva, Insha-Allah we will voice our concern there in the national interest. Thank you.

Qazi Muhammad Anwar: Sir, it was settled that there would be only 3 supplementaries on one question. Now, 15 questions have been allowed. There should be end to it and there should be only 3 questions.

Mr. Presiding Officer: Now, we move on to question no.54.

54. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister of the Cabinet Division be pleased to state:

a) Whether it is a fact that the heaps of garbage are lying around block

Nos.58,59,60,61,62 and 63, I-9/4, Islamabad, if so, the time by which these will be removed; and

b) whether it is also a fact that the gutter between block No.61,62 and 63 often remain choked, if so, the time by which the defects will be removed?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) No. However, wild growth and other cuttings which were lying around the roads have been disposed of.

b) No. Main sanitary sewerage lines/gutters between block No.61,62 and 63 in sector, I-9/4 are functioning satisfactorily.

Mr. Presiding Officer: No supplementaries. Q.no.55.

55. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number and names of the employees of UBL whose services have recently been terminated indicating also their designation and province of domicile?

Mr. Sartaj Aziz: The requisite information regarding number, names, designation and places of domicile of the 5,416(45% of the total officers before retrenchment) retrenched officers and executives of United Bank Limited is at annex-I.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی ضمنی سوال ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب چیئرمین صاحب! وزیر خزانہ نے پورے ملک میں یو بی ایل سے 5416 نکالے گئے آفیسرز اور ملازمین کی تعداد بتائی ہے ۔میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نئی حکومت جو بنی تھی 'اس کا یہ پروگرام تھا کہ ملک میں بے روزگاری ختم ہوگی لیکن خاص کر جتنے ملازمین انہوں نے نکالے ہیں ' ان میں سے 200 سے زیادہ ملازمین کا

تعلق بلوچستان سے ہے ۔بلوچستان کو پہلے بھی ان کا کوٹہ نہیں دیا گیا ہے ' جب کہ وہ ایک پسماندہ صوبہ ہے ۔ دوسرے صوبوں سے بھی کافی تعداد میں ملازمین نکالے گئے ہیں ۔ میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نمبر ا۔ ان کونکالنے کی کیا وجوہات ہیں؛ اور نمبر ۲۔ وہ یہ بتائیں کہ ان کے پروگرام اور منصوبے میں ان کو دوبارہ ایڈجسٹ کرنے کے لئے کوئی پروگرام ہے ۔ اگر ہے تو کب تک ہے؛ اگر اس طرح یو بی ایل اور دوسرے بنکوں سے ملازمین نکالے جاتے رہیں گے کہ ایک حکومت آتی ہے اور دوسری ختم ہو جاتی ہے تو ملازموں نے کونسا گناہ کیا ہے؛ جناب چیئرمین صاحب! لہذا ہم نئی حکومت سے یہ درخواست کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب والا آپ کا ضمنی سوال کیا ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ہمیں جواب دیں کہ ان کو نکالنے کی کیا وجوہات ہیں اور نمبر ۲۔ ان کو دوبارہ ایڈجسٹ کرنے کا کوئی منصوبہ اگر ہے تو کب تک ہے؟

جناب پریذائیڈنگ افیسر۔ جی منسٹر فار فنانس۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ فاضل ممبر کو معلوم ہو گا کہ ہمارے banking sector کی حالت کافی خراب تھی ' ان کے administrative خرچے بہت زیادہ تھے ' سٹاف ضرورت سے بہت زیادہ تھا' stuck up loans بہت زیادہ تھے اور بینکوں کی جو کارکردگی تھی وہ کافی بگڑتی جا رہی تھی۔ جو banking sector reforms کی ہیں ان کا ایک بنیادی مقصد یہ تھا کہ ان بینکوں کو زیادہ فعال بنایا جائے ' تو اس میں تینوں بینکوں نے estimate لگایا کہ ان کے ہاں اندازاً 20% staff جو ہے وہ surplus ہے اور ہم نے فیڈرل گورنمنٹ میں بھی اور بینکوں میں بھی جو پالیسی رکھی ہے وہ زیادہ تر voluntary ہے ' یعنی voluntary golden hand shake اور voluntary early retirement یہ پالیسی ہم نے ہر جگہ اختیار کی۔ UBL واحد ادارہ ہے جہاں ہمیں مجبوراً compulsory retrenchment scheme adopt کرنی پڑی اور نیشنل بینک میں تقریباً 8000 سے کچھ زیادہ لوگ فارغ ہوئے اور وہ سب کے سب voluntary basis پر گئے ۔ حبیب بینک میں 7000 سے زیادہ ' UBL میں جو compulsory retrenchment scheme تھی وہاں پر 5400 کے قریب افسران کو اس اسکیم کے تحت لایا گیا ہے ۔ اس میں میں یہ وضاحت کر

دوں کہ اس اسکیم میں جہاں تک سٹاف کا تعلق ہے جو officers کے علاوہ ہیں تقریباً 8000 ، ان پر کوئی retrenchment نہیں ہے۔ یہ صرف افسروں کی بات تھی۔ اس کی جو بنیادی وجہ تھی وہ یہ تھی کہ 1994-95 ، میں اس بینک میں بڑی large scale promotions ہوئی ہیں ، from Assistant, Cashier, Typist and lower staff سے ، اور وہ تقریباً 5400 میں سے ہیں۔ اس میں 4400 صرف وہ ہیں جن کی promotions اس دوران ہوئی تھیں اور جناب چیئرمین ! آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ اس میں سے آدھے 2187 یعنی almost half وہ under graduate ہیں ، graduate بھی نہیں ہیں۔ اس کے باوجود ان کی promotions جو ہیں وہ officers کے grade پر کر دی گئی تھیں اور کچھ جو promotions کی تھیں Grade three سے Grade two وہ بھی جو وہاں کی یونین تھی اس نے کچھ پیسے لے کر ، کچھ ویسے pressure ڈال کر غلط promotions کر دی تھیں۔ اب ٹوٹل جو 11000 officers تھے ، اس میں اگر ہم voluntary system اختیار کرتے تو یہ 5000 سب رہ جاتے اور جو 6000 اچھے تھے ان میں سے آدھے نکل جاتے تو بینک چل نہ سکتا۔ یہ بینک کے بورڈ نے یا گورنمنٹ نے فیصلہ نہیں کیا، بینک کے بورڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ایسا فارمولا اختیار کریں کہ جو A grade میں چھ سال یا اس سے کم ہے وہ compulsorily ہو۔ ہمیں اس بات کا افسوس بھی ہے اور اعتراف بھی ہے کہ اس میں کم از کم دس یا بارہ فیصد اچھے افسر جن کی اس سے پہلے پروموشن میرٹ پر ہوئی تھی وہ بھی چلے گئے ہیں۔ اس لئے یہ ان کے ساتھ اس حد تک زیادتی تھی لیکن ایسا کوئی فارمولا نہیں تھا جس کے تحت ہم ان کی selection کرتے اور ان کو اس process سے نکالتے۔ انہوں نے جو دوسرا سوال پوچھا ہے کہ ان کے لئے کیا ہو رہا ہے تو جو ہماری پہلی پالیسی تھی وہ یہ تھی کہ جو لوگ گولڈن ہینڈ شیک لے کر نکل رہے ہیں ان کو دوبارہ کسی سرکاری ملازمت میں پانچ سال تک جانے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ ایک طرف وہ گولڈن ہینڈ شیک لیں اور پھر وہ آ جائیں۔ ہم نے جو compulsory retire کئے ہیں ، ان پر سے وہ restriction ہٹا دی ہے ، اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام لوگ جو ہیں they are now eligible for re-employment اور اس میں جو 4000 کے قریب لوگ ہیں وہ اب 5400 میں سے اپنے benefits لے کر چلے گئے ہیں۔ اس وقت 1200 لوگ courts میں ہیں وہ اس وجہ سے pending ہیں اور 4,3 سو کے خلاف کوئی disciplinary کارروائی چل رہی ہے۔ تو اس میں سے جو 80% formality ہے وہ complete ہو چکی ہے اور باقی جو ہیں جب کورٹ

میں کیس ہو جائے گا تو وہ دیکھیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani you seem to have surrendered your right in favour of Jamali Sahib.

آپ بتائیں۔

Mian Raza Rabbani: I don't mind sir, but not permanently.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب یہ جو تفصیل وزیر موصوف نے بتائی اس پر میرا سوال یہ ہے کہ وہ ہمیں یہ بتائیں کہ وہ اس بنیاد پر نکالے گئے ہیں کہ پیپلزپارٹی کے دور میں یہ لوگ غلط لگائے گئے تھے ۔ میری اطلاع یہ ہے کہ صرف سیاسی بنیاد پر لوگوں کو نکالا جا رہا ہے ۔ تو وہ اپنا یہ سلسلہ کب تک بند کریں گے، ان لوگوں کا کیا قصور ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: منسٹر صاحب فرمائیے۔

جناب سرتاج عزیز: میں وہی بات دہراؤں گا کہ اگر ۱۱ ہزار میں سے ۴ ہزار لوگ غلط بھرتی کئے گئے جن میں سے آدھے نان گریجویٹ ہوں تو اس کے سوا اور کیا طریقہ ہے کہ ان کو ہٹایا جائے ۔ ان کو سیاسی طور پر رکھا گیا تھا۔ ہم نے سیاسی طور پر نہیں رکھا ہے۔ وہ unqualified تھے ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: صفدر عباسی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب سرتاج عزیز: عباسی صاحب فنانس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ کمیٹی کی میٹنگ بلائیں۔ میں ان کو پورا ثبوت پیش کروں گا کہ کیسے کیسے غلط appointments ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: انہوں نے کہا ہے کہ the people who have been promoted after 1991 اور ۱۹۹۱ء میں ہماری حکومت نہیں تھی۔ یہ تو promotion کا سوال ہے، appointment کا تو سوال ہی نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Abbasi Sahib, I think offer is very reasonable.

کمیٹی میں آپ کر لیں۔ جی جمالی صاحب، آپ فرمائیے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب چیئرمین! میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ پچھلے دنوں the honourable Prime Minister had made an announcement that all those employees retrenched from the UBL would be re-employed. I would like to ask the honourable Finance Minister.

کہ پرائم منسٹر کے جو Commitment ہیں in public, in press, are they going to honour that or dishonour that. This is my only question.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں جی۔

جناب سرتاج عزیز: جیساکہ میں نے ابھی کہا ہے کہ جن کو Compulsory retire کیا گیا ہے ان پر پابندی نہیں ہے re-employee کرنے کی۔ توان کی re-employment اور اداروں میں ہوگی but on merit. یہ اعلان نہیں ہوا تھا کہ ان کو واپس نہیں لیا جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: We have already crossed the limit of three, Rabbani sahib.

Mian Raza Rabbani: Genuine supplementary, sir.

پہلے سوال پر آپ نے اتنا کیا۔ یہ تو burning issue ہے۔ لوگوں کو نوکری سے یوں نکالا جا رہا ہے اور اس پر آپ کہہ رہے کہ جی ۲ سپلیمنٹری پر limit کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں وقت دے دیا ہے۔ I am now learning for expense.

Mian Raza Rabbani: Sir, you can't learn at the expense of the

people, sir, this is the most burning subject. Sir, kindly allow me a supplementary

جناب آپ سپلیمنٹری کی اجازت دے دیں۔ یہاں پر لوگوں کو نوکری سے دھڑا دھڑ نکال رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ سپلیمنٹری آپ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو پھر یہ ہاؤس کس لئے ہیں۔ اگر سینٹ کے اندر لوگوں کو بے روز گار کیا جا رہا ہے ، قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور آپ سپلیمنٹری نہیں کرنے دے رہے ہیں تو پھر پارلیمنٹ کس لئے ہے۔

Mr. Presiding Officer: How many supplementaries you got to be asked.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am asking the first supplementary. After Buledi sahib, I raised my hand, you did not recognize me. If my supplementary is....

Mr. Presiding Officer: Well there was an exchange of smile between you and Jamali sahib. I thought you have surrendered your right.

Mian Raza Rabbani: Sir, there may be an exchange of smile between me and Jamali sahib. But you are not to go by smile, sir.

آپ نے پہلے سوال کے اوپر اتنا allow کیا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please take your seats, one person at a time.

آپ فرمائیے کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

You have earned this right after some labour. Move on.

Mian Raza Rabbani: Thank you, sir. Sir, my supplementary to the honourable Minister is

کہ اپنے جواب میں منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ بنکوں کی حالت اور stuck up loans اور defaulters کے سلسلے میں جیساکہ آپ کو پتہ ہے کہ کل ہی سٹیٹ بنک نے اس سکیم کو مزید extend کیا ہے ۱۴ فروری تک۔ تو وہ تو stuck up loans کی بات ہے کہ یہ کتنے sincere ہیں

stuck up loans کو recover کرنے کے لئے۔ دوسری بات منسٹر صاحب نے جواب میں کہی کہ یہ over head expenditure بہت بڑھ گیا تھا تو over head expenditure کی ایک جو تصویر نظر آ رہی ہے وہ question No.59 میں نظر آ رہی ہے کہ حبیب بنک کے صدر شوکت ترین صاحب کا ایک سال کا پیکج صرف تین ہیڈ میں pay, residential accommodation for loan ان کا جو لیا ہوا ہے وہ -/46,80,000 کا سالانہ ہے۔ یہ تو over head expenditure کم کرنے کی بات ہوئی۔ اسی میں UBL کے اندر جناب، کیا فاضل وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ جہاں پر UBL کے پرانے ملازمین کو، کم تنخواہ کے ملازمین کو نوکری سے سیاسی بنیادوں پر فارغ کیا جا رہا ہے، وہاں پر سات افراد کو جن کے نام ہیں، عامر ظفر صاحب، جن کو ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ مہینے کی تنخواہ، plus other benefits، گل نیازی صاحب جو City Bank کے پرانے ملازم ہیں، خالد منور الدین صاحب جو کہ City Bank کے ملازم ہیں، چوہدری محمد شریف صاحب جو سعودی عرب سے آئے ہیں، ہارون رشید صاحب City Bank Lahore کے ملازم رہے ہیں اور شاہد رضا صاحب اور جان غنی صاحب City Bank کے ملازم ہیں۔

یہ سات افراد جن میں سے چھ کا تعلق City Bank سے ہے۔ ان کو ایک ڈیڑھ لاکھ کی تنخواہ اور other benefits پر UBL کے اندر ملازمت دی گئی ہے اور وہ وہاں پر ابھی ملازمت کر رہے ہیں۔ جبکہ باقی لوگوں کو overhead expenditure کم کرنے کے سلسلے میں نوکریوں سے فارغ کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ جن لوگوں کو نکالا گیا ہے ان میں سے آٹھ ایسے لوگ ہیں، جن کو واپس reinstate کیا گیا ہے contract basis پر اور ان میں سے ہیں جناب سعید انور، جناب اعجاز حسین، جناب شبیر بخاری، جناب منیر اختر اور ذوالفقار بخاری صاحب۔ تو جناب والا! یہ کون سی دوہری پالیسی چل رہی ہے، آیا وزیر صاحب ان دو باتوں کی وضاحت کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تشریف رکھئے، your question is quite clear، دو حصے ہیں سوال کے، ایک تو یہ کہتے ہیں کہ سات آٹھ آدمی دوبارہ heavy salary پر ملازم رکھے گئے ہیں اور یہ سات آٹھ جو ہیں they are being taken on contract۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! دوسرا سوال ہے contract، وہ اسمبلی میں ہو چکا ہے اور اس میں یہی تفصیل دی گئی ہے، اس میں صرف یہ نہیں کیا گیا کہ ان کو دوبارہ رکھا

گیا ہے، ان کا گولڈن ہینڈ شیک postpone کیا گیا ہے کیونکہ وہ critical position میں تھے کہ وہ نو مہینے یا ایک سال کے لئے مزید serve کریں، ان کو benefits تب دیئے جائیں گے جب وہ period ختم ہو جائے گا اور ان کے جو emoluments ہیں وہ پچھلے emoluments سے مختلف نہیں ہیں، قومی اسمبلی کا جو سوال ہے، اب یہاں پر میرے پاس تفصیل نہیں ہے، وہ اسی طے ہوا ہے کہ ان کے پرانے emoluments کیا تھے اور نئے emoluments کیا ہیں

جہاں تک تعلق ہے نئے لوگوں کے رکھنے کا، بنکوں کی جو حالت ہے وہ آپ کو خود معلوم ہے کہ وہ کیا تھی، اگر ان کے ہاں critical position ہے اور انہوں نے اس میں صحیح سٹاف رکھنا ہے، ہمارے ہاں یہ ہوا تھا کہ salaries جس کی جس طرح تھیں، پرائیویٹ بنکوں میں جو گریڈز ہیں، اگر آپ ان سے compete کر کے لوگ نہیں رکھیں گے تو آپ کے بنک میں کوئی اچھا آدمی نہیں آئے گا۔ جو پرانا سسٹم تھا اب وہ ختم ہو گیا ہے، اب نئے سسٹم میں

Banks are autonomous under the State Bank control. They are competing in the market. If there is a person who is worth Rs. 50,000, they should pay him Rs. 50, 000 and get him, he is more than worth that.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is not fair. On the one hand the honourable Minister is negating his own argument. On the one hand he says that there was the overhead expenditure, it was tremendous and therefore, they had to bring about down sizing or right sizing.

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani, he is still in the middle of his reply, let him complete it. yes Minister sahib.

جناب سرتاج عزیز: دیکھیں جی، سوال یہ ہے کہ یہ جوش میں آ کر logic کو بھول جاتے ہیں، United Bank کا ٹوٹل non-development expenditure ان کے دور میں سات ارب سے بڑھ کر گیارہ ارب روپے ہو گیا تھا، چار سو کروڑ روپے کا اضافہ تھا اور ہم لاکھوں روپے کی بات کر رہے ہیں، تو سکیل کی بات ہے اور جو آدمی اچھا بینکر ہے اس کو تو لینا چاہئیے۔ جناب والا! آپ نے ان کو چوتھے سپلیمنٹری کی اجازت دی ہے یا نہیں لیکن میں ان کو جواب دے دیتا ہوں کہ ان کے وقت

میں stuck up loans بیاسی ارب سے بڑھ کر ایک سو تیس ارب ہو گئے تھے، پچاس ارب کا اضافہ ان کے دور میں ہوا تھا۔ ہم نے پہلی دفعہ دس ارب روپے recover کئے ہیں جو کہ پچھلے بیس سال کا ایک ریکارڈ ہے اور آپ 16 فروری کو دیکھیں گے کہ پہلی دفعہ ورلڈ بنک نے کل ہی ڈھائی سو ملین کا banking reforms loan approve کیا ہے۔ اس میں انہوں نے ہمارے banking reforms کو model قرار دیا ہے کہ باقی developing countries اس کو کاپی کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سوال نمبر 55 چوہدری محمد انور بھنڈر۔

56. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

a) the income, expenditure, profit earned or loss suffered by the National Development Finance Corporation during 1996-97;

b) the foreign and domestic debts, if any, of the corporation as on 30-6-1997; and

c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The income, expenditure, profit earned and loss suffered by the NDFC from January, 1996, to June, 1997, are shown under:-

(Rs. in Million)

- Income	Rs.5,743
- Expenditure	Rs.6,000
- Operating Loss before provision (Unaudited)	Rs. 257

b) Foreign and domestic debts of NDFC as on june 30, 1997, are shown below:-

Foreign Currency relent by GOP	Rs.3,412

Local Currency refinance from SBP	Rs.2,086
Total:	Rs.5,498

c) The total number of persons presently working in the NDFC is 1063 and the amount paid to them in respect of their salaries and allowances from January, 1996 to June, 1997, was Rs.251 million. The details and grade-wise break-up of NDFC employees is annexed.

Annexure

NATIONAL DEVELOPMENT FINANCE CORPORATION PERSONNEL STRENGTH OFFICE RS/STAFF AS ON 31-10-1997.

S.No.	Grade/Designation	No.of Employees
A. Executives and Officers		
1.	Sr. Exe. Vice-President.	3
2.	Acting S.E..V.P.	3
3.	Executive Vice-President	12
4.	Acting E.V.P.	7
5.	Senior Vice President	27
6.	Vice President	65
7.	Asstt. Vice President	65
8.	Asstt. Vice President (PS)	8
9.	Manager (OG-I)	141
10.	Cashier (OG-I)	3
11.	Private Secy. (OG-I)	21
12.	Assistant Manager.	105
13.	Cashier (OG-II)	4
14.	Private Secy (OG-II)	17

15.	Operations Officer	64
16.	Cashier (OG-III)	2
17.	Private Secy. (OG-III)	26
	Total Executives & Officers:	573

B. Staff

1.	Senior Supervisor	55
2.	Cashier (Scale-VII)	5
3.	Steno-Grapher	33
4.	Senior Assistant	56
5.	Cashier (Scale-VI)	19
6.	Steno-typist	30
7.	Typist	48
8.	Assistant (Scale-V)	1
9.	Assistant (Scale-IV)	70
10.	Driver (M.O. Scale-VII) Scale V (Driver)	3
11.	Driver (M.O. Scale-VI) Scale V (Driver)	4
12.	Driver (Scale-V)	28
13.	Driver (Scale-IV)	11
14.	Mssgr/Chwk. (M.O. SC-VII) Scale V (Non-Clerical)	1
15.	Messenger/chwk. (Scale-V)	15
16.	Msgr./Chwk./D/Rid (SC--IV)	23
17.	Msgr./Chwk/D/RID. (SC-III)	50
18.	Msgr./Chwk/D/RID. (SC-II)	38
	Total Staff:	490
	Total Executives/Officers and Staff:	1063

جناب سرتاج عزیز، جناب چیئرمین! جتنا انہوں نے نقصان کیا ہے اس ملک کا ' ہر ادارے کا انہوں نے نقصان کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، عباسی صاحب تشریف رکھیں ' سوال نمبر 57 چوہدری محمد انور بھنڈر۔

57. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

a) the income, expenditure, profit earned or loss suffered by the Investment Corporation of Pakistan during 1996-97;

b) the foreign and domestic debts, if any of the Corporation as on 30-6-1997; and

c) the number of persons working in the Corporation with their grade-wise break-up indicating also the amount paid to them towards their salaries during the said year?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The required information for the year 1996-97 is given below:-

		(Rs. in million)
(i)	Total income	Rs.544.979
(ii)	Total expenditure	Rs.537.555
(iii)	Provision	Rs. 45.594
(iv)	Profit before Taxation	Rs. 53.018

b) There are no foreign debts to be paid by the Corporation. However, the details of the domestic debts are as follows:-

	(Rs. in million)
Long and Medium Term Debts	2133.456

Deposits	773.739
Total Domestic Debts:	2907.197

(c) The grade-wize number of persons working in the Corporation as on 30-6-1997 is given below:-

MD	1
DMDs	2
EVPs	3
SVPs	18
VPs	16
AVPs	39
O.G.-II	58
O.G.-II	148
O.G.-III	115
Total Officers:	400
Clerical/Non-clerical Employees.	250

A sum of Rs. 139.198 million was incurred on the salaries and allowances of the employees of the Corporation during 1996-97.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - عباسی صاحب تشریف رکھیں، رضا ربانی صاحب کل کے ڈان میں ایک آرٹیکل ہے International Monetary Fund یہ جو institution ہے اس نے کوئی funds dole out کئے ہیں اور انہوں نے جو فنڈز banking institutions کی revival کے لئے، ان کا جو major objection ہے وہ یہ ہے کہ overhead expenses زیادہ ہیں۔

میاں رضا ربانی: Sir, thanking for supplementing what I said کہ وہ پیسے ان کو اس لئے ملے ہیں کہ پاکستانیوں کو سڑکوں پر نکالو، ان کے منہ سے روٹی چھینو اور تم پیسے لے لو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر 59، جناب ساجد میر صاحب۔

59. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the salaries and allowances of the President of National Bank of Pakistan, Habib Bank Limited and United Bank Limited, separately?

Mr. Sartaj Aziz: Information regarding salaries and allowances of the Presidents of NBP and HBL are at annexes I and II.

The information regarding the salary and allowances of the President UBL, is in the process of approval.

TERMS AND CONDITIONS OF APPOINTMENT OF MR. SHAUKAT TAREEN AS PRESIDENT HABIB BANK LIMITED

Pay	:	Rs.175,000 per month (fixed)
Contract period	:	Three years as prescribed in the law
Termination of Contract	:	Sixty days notice from either side.
Vehicles	:	One Honda Accord and one 1300 cc car. Petrol under HBL Rules. Drivers to be provided for both the cars.
House Servants	:	To be approved by HBL's Board.
Leave	:	48 days earned leave with full pay and 20 days casual leave each year as per HBL's Rules.
Residential Accommodation	:	Ceiling of Rs.100,000 p.m. subject to Actuals.
Utilities	:	Actuals
Furnishings	:	Actuals to be approved by HBL's Board.

Entertainment	:	To be approved by HBL's Board.
Club Subscription	:	To be approved by HBL's Board.
Travelling Allowance	:	Business Class air travel and actual expenses incurred.
Medical Facility	:	First class free medical treatment for self and dependent family members inside Pakistan.
Gratuity	:	One salary for each completed year of service.
Education	:	Actuals with a maximum of US $10,000 per annum per child.
Loan	:	Actual installment (Rs.115,000 p.m.) to be paid by HBL to Citibank.

TERMS AND CONDITIONS OF APPOINTMENT OF MR. MOHAMMAD MIAN SOOMRO AS PRESIDENT NATIONAL BANK OF PAKISTAN

Pay	:	Rs.175,000 per month (fixed)
Contract period	:	Three years as prescribed in the law
Termination of Contract	:	Sixty days notice from either side.
Vehicles	:	One Honda Accord and one 1300 cc car. Petrol under NBP Rules. Drivers to be provided for both the cars.
House Servants	:	To be approved by NBP's Board. 48 days
Leave	:	earned leave with full pay and 20 days casual leave each year as per NBP Rules.
Residential Accommodation	:	Ceiling of Rs.100,000 p.m. subject to

		Actuals.
Utilities	:	Actuals
Furnishings	:	Actuals to be approved by NBP's Board.
Entertainment	:	To be approved by NBP's Board.
Club Subscription	:	To be approved by NBP's Board.
Travelling Allowance	:	Business Class air travel and actual expenses incurred.
Medical Facility	:	First class free medical treatment for self and dependent family members inside Pakistan.
Gratuity	:	One salary for each completed year of service.
Education	:	Actuals with a maximum of US $10,000 per annum per child.
Travel Abroad on Leave	:	Business Class (non-discounted) fare for self, wife and children.

پروفیسر ساجد میر : جناب والا! بھنڈر کے سوال نمبر 56 پر بڑے اہم سوال بنتے ہیں' اگر ان پر سپلیمنٹری کی اجازت دے دیں'

Mr. Presiding Officer: He is not present, the answer has been taken as it is.

پروفیسر ساجد میر: جناب والا! ان کے behalf پر میں پوچھنا چاہتا ہوں سوال نمبر 56-

Mr. Presiding Officer: Answer is taken as it is, you deal with your question, No. 59.

پروفیسر ساجد میر: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کارپوریشن ----

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Question No. 59. Do you want to ask any supplementary question? Every question is important which is put before the House.

پروفیسر ساجد میر: جناب والا! وہ بہت اہم سوال ہے، سوال نمبر 59 ۔

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

پروفیسر ساجد میر: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بنک کے صدر صاحب کے predecessor تھے ان کی تنخواہ کیا تھی اور موجودہ صدر کی وہ خاص qualifications کیا ہیں جن کی بناء پر ان کی اتنی تنخواہ مقرر کی گئی ہے۔

(تالیاں)

جناب سرتاج عزیز: جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ مسئلہ جو حبیب بنک کا ہے، اس میں جو nationalization کے بعد ہم نے اپنے بنکرز کو جو گورنمنٹ کے سکیل تھے، roughly M-1 جسے کہتے ہیں، اس کے مطابق دیئے تھے۔ اس دوران میں Private Banking Sector تھا اس میں اب scale بڑھتے جا رہے تھے اور اس میں politics بھی تھی کہ کوئی صدر ایک گروپ کا ہے، کوئی دوسرے گروپ کا ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے تین سالوں میں appointments کیں اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: You can ask supplementary,

عباسی صاحب بیٹھئے تشریف رکھئے، جی فرمائیے جی۔

جناب سرتاج عزیز: جناب والا! اس میں جہاں تک تعلق ہے، مثلاً حبیب بنک کا جو صدر ہے، یہ City Bank سے آیا تھا، اس کی salary یہ جو وہاں receive کر رہا تھا، اس سے یہ آدھی بھی نہیں ہے۔ تو وہ sacrifice کر کے یہاں آیا، اس نے اپنے آنے کے بعد حبیب بنک میں جو savings کی ہیں اور جتنی improvements کی ہیں وہ اس کی تنخواہ سے بیس پچیس گنا

زیادہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ مجھے یہ خیال ہے کہ فاضل ممبران کو ملک کے banking sector سے ، ملکی مفاد سے کوئی لگاؤ نہیں ہے صرف سیاسی point بنانے کا سوال ہے اور ان کو اگر واقعی شوق ہے اور یہ honestly دیکھیں------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ارے بھائی سن تو لیں، سننے کے بعد پوچھیئے۔

Mian Raza Rabbani:- Sir, under three heads, his pay, accommodation and loan that he has taken from City Bank, it comes to 46 lac, 80 thousand rupees. What is the justification for that?

ادھر حبیب بینک سے غریبوں کو نکال رہے ہیں اور ایک آدمی کا تین ہیڈ کا پیکج 47 لاکھ کا ہے۔ What is justification? He can't get here in Pakistan. آپ پاکستان کی بات کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ہاں سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔اس کی بنیادی بات ہے وہ یہی ہے if you want efficient management ، لیکن اگر یہ shouting کریں گے اور بات نہیں سنیں گے تو پھر ان کو آپ آداب سکھائیں، یہ بیچ میں بات کرتے ہیں یہ غلط بات ہے۔

(مداخلت)

جناب سرتاج عزیز۔ میں صحیح جواب دے رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اعتزاز صاحب you please control them ، آپ بیٹھیں You please, let me speak.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ یہ تو important questions ہیں۔

Mr. Presiding Officer:- Mr. Raza Rabbani, you are senior parliamentarian at least much more senior than me. I do not expect from you, when the Minister is giving an answer to a supplementary question, to intervene. Let us observe decorum. Yes, Badar Sahib. Only three supplementary questions

will be allowed.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Mr. Aitzaz, you deal with the back side benches. You ask them, who would like them.

Mian Raza Rabbani: Who is regulating?

Mr. Presiding Officer: I am regulating it.

Mian Raza Rabbani: Why did you give all the members of the Opposition a chance to ask question?

Mr. Presiding Officer: How many questions? According to the rules,you can ask three supplementary.

Mian Raza Rabbani: On Question No. 1, on ' Sony' television, you allowed 10 questions from those benches.

Mr. Presidng Officer: I am feeling wiser.

Mian Raza Rabbani: You are becoming wiser, when the question of accountability of the government is coming?

Mr. Presiding Officer: Sit down, sit down! I am not due to this Chair. Yes, Mr. Badar.

جناب جہانگیر بدر۔ میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ confuse نہیں ہونا چاہئیے۔ یہاں پہ یہ جتانا چاہئیے کہ اتنی بھاری تنخواہیں دے کے ان کو یہاں پہ لایا جا رہا ہے۔ یہ ان سے کیا کام لینا چاہتے ہیں کچھ specific task ان کو دیا گیا ہے، کیا کوئی privatization کا مسئلہ تو نہیں ہے جو ان کو دے دیا گیا ہے جس پہ کوئی معاملات ہوں۔

Mr. Presiding Officer: The question is against the salary and

whether any special assignment has been given. Yes, Finance Minister.

جناب سرتاج عزیز۔ جناب اگر یہ احساس کریں کہ بینک کی حالت کیا تھی اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے آپ کو ایک world class کا banker چاہئیے جو اس بینک کو turn around کر کے اس کی efficiency بڑھا سکے ' اس کے expenses کم کر سکے' اس کی profitability کم کر سکے۔ تینوں بینکوں کا حال یہ تھا کہ اس کی network جو وہ negative ہو چکی ہے۔ یعنی اس میں جو مجموعی طور پر ------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: I request both.

میں دونوں فاضل ممبر صاحبان کو گزارش کرتا ہوں کہ وہ Chair کو address کریں instead of cross talk۔ ہاں جی۔

جناب سرتاج عزیز۔ آپ جواب سننا چاہتے ہیں کہ نہیں۔آپ پہلے سن لیں۔

جناب جہانگیر بدر۔ میں چاہتا ہوں کہ جواب relevant ہو This is my point.The Minister's answer is not relevant to the question.

Mr. Presiding Officer: It is for him to reply the question.

جناب جہانگیر بدر۔ میں کہتا ہوں کہ time بچ جائے گا میں بات کر سکوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ relevant ہے یا نہیں ہے it is for the Chair to look at it not for the honourable Minister آپ تشریف رکھیں let him reply

جناب جہانگیر بدر۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے آ کر بنک کو پرائیویٹائز کرنا ہے وہ کیا بنک کی بہتری کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ تشریف رکھیں۔ فرمائیے جی منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ دیکھیں جی اگر فاضل ممبر یہ کہتے ہیں کہ میں ان کی مرضی کا جواب دوں تو میں قاصر رہا۔جو سوال انہوں نے پوچھا ہے کہ ان کو آپ نے کن گراونڈ پر لگایا ہے، وہ میں بیان کر رہا ہوں۔وہ، وہ سننا نہیں چاہتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ تشریف رکھیں۔جواب تو سن لیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب ان کو اگر معلوم ہو کہ ایک بنک کے صدر کے فرائض کیا ہوتے ہیں تو وہ یہ سوال پوچھیں ہی نہ کہ کس کام کے لئے رکھا گیا ہے۔بنک کے صدر کا کام ہے کہ وہ بنک کو reorganise کرے، اس کو restructure کرے، اس کی انکم بڑھائے، اس کے خرچے کم کرے، اس کے stuck up loan کو ریکور کرے اور اس کو ایک اچھا institution بنائے۔ یہ بات پوری سن لیں۔میں ان کو مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ بنک کی بیلنس شیٹ جو ان کے آنے سے پہلے تھی وہ میں سامنے رکھ دوں گا اور بنک کا جب ایک سال ختم ہوگا تو پھر اس کی بیلنس شیٹ سامنے رکھ دوں گا۔ان کو صاف نظر آ جائے گا کہ improvement ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے۔ابھی انہوں نے سوال پوچھا مثلاً" پچھلا سوال جو 56 تھا جو NDFC profitable ادارہ تھا ______

Mian Raza Rabbani: Mr Chairman, if the honourable Minister goes back then we have a right to go back also. If he goes back to 56 then we will also go back to 56.

Mr. Sartaj Aziz: I am giving an example.

کوئی اس پر خاص ایجنڈا نہیں ہے، کوئی خاص مقصد نہیں ہے،بنکوں کی بہتری کا مقصد ہے۔ اور تینوں کے تینوں Chief Executive have done very good work اس پر بلا وجہ اعتراض کرنا صرف سیاسی پوائنٹ بنانے کے لئے مناسب نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔ Mr. Abbasi that is the last supplementary question on this question عباسی صاحب آپ فرمائیے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔جناب جو وزیر موصوف نے جواب دیا ہے،جیسے رضا صاحب نے کہا اس میں یہ پیکج تقریباً" 46 لاکھ کا بنتا ہے شوکت ترین صاحب کے لئے اور تقریباً" اتنا ہی بنتا ہے محمد میاں سومرو صاحب کے لئے۔محمد میاں سومرو صاحب کے لئے جو صدر ہیں نیشنل بنک کے، کسی کے بھانجے ہیں، کس کے بھتیجے ہیں۔اس میں، میں نہیں جانا چاہتا۔ تقریباً" یہ پیکج 46 لاکھ کا، سال کا بنتا ہے اور اگر آپ سوال کے دوسرے حصے کو دیکھیں کہ furnishing

اس پر کچھ نہیں child education ' اس پر کچھ نہیں ہے entertainment plus prescription This has to be approved by the Habib Bank Board حبیب بنک بورڈ اس پر ان کو کتنی approval دیتا ہے ہمیں یہ نہیں بتایا گیا۔ اس حساب سے صحیح دیکھا جائے تو ان دونوں اشخاص کو سال کا تقریباً" ڈیڑھ کروڑ سے کم کا پیکج نہیں ملتا ۔ ڈیڑھ کروڑ سالانہ کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً" پندرہ لاکھ روپے ماہانہ ۔ان کا contention یہ ہے کہ expenses کم کرنے کے لئے ہم نے ان کو لگایا ہے اور expenses کم کس طرح کئے جا رہے ہیں کہ 5000یو بی ایل سے 8000 نیشنل بنک سے ' 5000ہزار حبیب بنک سے ملازمین نکال کر باہر کر دیئے ہیں اور بنک کو restructure کرکے اس کو ٹھیک بنایا جا رہا ہے۔ جناب اگر بندوں کو نکال کر آپ نے بنک کو ٹھیک کرنا ہے تو پچھلے صدر کو آپ پاور دے دیتے کہ وہ لوگوں کو نکال کر اس کی حالت بہتر کرتے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ آپ کا سوال واضح نہیں ہے ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب آپ غصے میں جلدی آ جاتے ہیں ۔آپ بات پوری سنتے نہیں اور درمیان میں بولتے ہیں۔ آپ برائے مہربانی آرام سے میری بات سنیں ۔میرا سوال یہ ہے کہ اگر ---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ آپ نے سوال کر لیا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں نے question put نہیں کیا۔ آپ تو پچھلے چیئرمین سے بھی زیادہ بے صبرے ہو رہے ہیں ۔اتنے بے صبرے نہ ہوں ۔میری بات زرا آرام سے سن لیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اچھا سوال put کریں do not indulge into arguments, ask the supplementary question میں آپ کی بات سن رہا ہوں آپ سنائیں

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس حساب سے جو پندرہ لاکھ مہینے کا پیکج تھا تو پچھلا صدر جو تھا ' اس کو آپ یہ اختیار دے دیتے کہ تم پندرہ ہزار میں لگ کر یہ پانچ ہزار آدمی نکال دو تو میں وزیر صاحب سے یہ سوال کر رہا ہوں کہ کیا کوئی اور صدر اس سے کم تنخواہ میں پانچ ہزار بندوں کو یو بی ایل سے' آٹھ ہزار بندوں کو حبیب بنک سے 'سات ہزار بندوں کو نیشنل بنک سے نکال کر کیا وہ بہتر بنک نہیں چلا سکتا تھا جو یہ ان کو لے کر آئے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ فرمائیے جی۔

جناب سرتاج عزیز۔ جی انہوں نے جو سوال پوچھا ہے اس کی بنیادی بات یہ ہے کہ تنخواہوں کا جو سکیل ہے یہ زیادہ ہے یا مناسب ہے۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ چاہیں تو یہاں پر جتنے بنک ہیں گرینڈلز بنک موجود ہے۔ بنک آف امریکہ موجود ہے ---

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Let the minister reply.

جناب سرتاج عزیز۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت مارکیٹ میں جتنے پرائیویٹ بینکس ہیں پاکستانی بھی اور غیرملکی بھی' ان کے جو heads کے پیکیجز ہیں ان سے یہ compare کر لیں کہ آیا یہ abnormal ہے کہ نہیں۔

نمبر 2 جو retrenchment کی بات ہے کہ آیا وہ سٹاف کو کم کئے بغیر--- سوال یہ ہے کہ ایک bank میں ضرورت بیس آدمیوں کی ہو اور وہاں تیس ہوں تو وہ بینک کہاں سے چلے گا اور اس میں جو total activities ہیں overtime, medical expenses کی۔ خرابیاں صرف اس میں نہیں تھیں ورنہ تین سال میں یو بی ایل کا جو خرچہ ہے وہ سات ارب سے گیارہ ارب روپے نہ ہوتا تو یہ ایک پوری ایکسرسائز ہے جو expenditure کم کرنے کے لئے ضروری ہے اور اسی لئے ان تین سالوں میں تینوں بینکوں کی جو net worth ہے جو ان کی total assets minus liabilities ہیں وہ negative ہو گئی تھیں اور اب وہ بینکس ایک قسم کے literally دیوالیہ تھے ۔ ان کو viable بنانے کے لئے drastic measures کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے top bankers کی ضرورت تھی۔ اگر یہ لوگ اس قابل نہ ہوتے اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ان کی تنخواہیں جو دوسرے اداروں میں تھیں ان سے کم لے رہے ہیں تو ان کے لئے کوئی ایسی بات نہیں تھی بلکہ جو قومی ضرورت تھی اس کے تقاضے کے طور پر آئے ہیں ۔ اس میں انہوں نے جو کارگزاری کی ہے اس کو صحیح طریقے سے جج کرنا چاہیئے اس کا criteria یہ ہے کہ بنکوں کے اخراجات کم ہوئے کہ نہیں ان کی آمدنی بڑھی کہ نہیں ۔ ان کے stuck up loans recover ہوئے یا نہیں --

(مداخلت)۔

جناب سرتاج عزیز۔ ان دونوں بینکوں سے لوگوں کو نکالا نہیں گیا رضاکارانہ طور پر golden hand shake ہوا ہے جن لوگوں کو benefits ملے ہیں وہ ان کی تنخواہوں سے زیادہ ہیں اور ان دونوں بینکوں میں کوئی surplus pool نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: We move on to question No.60.

*60. Prof. Sajid Mir: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:-

a) the total number of Officers in BPS-19 and above suspended by the present Government; and

b) the number of the said officers re-instated so far?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Ever-since the present government has taken over, 82 civil servants in BS-19 and above have been placed under suspension.

b) , four (4) have been reinstated so far.

Annexure

LIST OF CIVIL SERVANTS OF THE FEDERATION OF BS-19 AND ABOVE, SERVING WITH FEDERAL GOVERNMENT OR ON DEPUTATION WHO WERE PLACED UNDER SUSPENSION BY THE PRESENT GOVERNMENT

S.No.	Name and designation/BS	Remarks
01.	Syed Masud Shah, (PSP/BS-21) M.D. Pak Tobacco Board.	
02.	Mr. Muhammad Hasham Babar (BS-20), Director Military Land and Cantonment.	
03.	Mr. S. Zaheer Ahmed (BS-19),	
04.	Syed Naseer Ahmad (BS-22),	Reinstated.

OSD Establishment Division

05. Brig. (Retd.) Qureshi M. Aslam Hayat (BS-22) Dismissed.

OSD Establishment Division.

06. Mr. Muhammad Salman Farooqui, (BS-22),

OSD Establishment Division.

07. Mr. Sajjad Hussain, (BS-21),

OSD Establishment Division.

08. Dr. Waqar Masood Khan, (BS-21),

OSD Establishment Division.

09. Mr. Muhammad Mubeen Ahsan (BS-21),

OSD Establishment Division.

10. Mr. Rifat Askari, (BS-21)

OSD Establishment Division.

11. Mr. Khalid Aziz Khan, (BS-21),

OSD Establishment Division.

12. Mr. Hafeez Akhtar, (BS-21),

OSD Establishment Division.

13. Mr. Muhammad Zafar Iqbal, (BS-21),

M.D. Overseas Pakistanis Foundation.

14. Mr. Rafi Ahmad Pervaiz Bhatti, (BS-21),

OSD Establishment Division.

15. Mr. Mohammad Asadullah Sheikh, (BS-20) Dismissed.

16. Mr. Jaffar Shah Mahmand, (BS-20)

Chief Instructor NIPA.

17. Capt. (R) Syed Waqar Hussain (BS-19),

Dy. Director NIPA

18. Mr. Yousaf Ghaffar Khan (BS-19)

    Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

19. Mr. S. Asghar Abbas, (BS-20), Re-instated.

    Commissioner of Income Tax

20. Mr. Muhammad Iqbal Khan, (BS-19) Re-instated

    Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

21. Raja Sikandar Khan (BS-20),

    Commissioner of Income Tax.

22. Mr. Saadullah Khan, (BS-20),

    Commissioner of Income Tax

23. Mr. Nawal Rai N. Oad, (BS-20),

    Director of Inspection (Direct Taxes)

24. Mian Khadim Hussain, (BS-19),

    Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

25. Mr. Faqir Hussain Faqir, (BS-19),

    Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

26. Mr. Muhammad Irshad, (BS-19),

    Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

27. Mr. Sarfraz Ahmad (BS-21)

    Accountant Member ITAT.

28. Mr. Khawas Khan Niazi, (BS-19),

    Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

29. Mrs. Safia Chaudhry, (BS-19),

    Member ITSC, Lahore.

30. Mr. Rahat Nasim Malik, (BS-21),

Regional Commissioner of Income Tax.

31. Mr. Sudhamo Lal, (BS-20)

Commissioner of Income Tax.

32. Mr. Amin-e-Ajam-eAjam (BS-20),

Commissioner of Income Tax.

33. Mr. Shaukat Ali Babar (BS-20),

Commissioner of Income Tax.

34. Mr. Muhammad Aslam (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

35. Mr. M. Mobin Gul Khan (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

36. Mr. Tahir Mahmood (BS-19),

Dy. F.A. and CAO Pak. Railway.

37. Mr. Riaz Ahmed Khan, (BS-19),

Director Commercial Audit.

38. Mr. Maqsood Ahmed (BS-21),

D.G. Directorate General of Inspection and Audit.

39. Syed Jalaluddin Shah (BS-19),

Additional Director Directorate General of Inspection and Audit.

40. Mr. Saleemullah (BS-20),

Director (BPR&D),

41. Mr. A. Rehman Malik, (BS-21),

ADG/I&AS & E.C.Wing

42. Mr. Masood Sharif Khan (BS-21), Dismissed.

D.G. I.B.

43. Mr. Salman Siddiqui, (BS-20),

Provincial Census Commissioner (Punjab).

44. Mr. Abdul Wahid Sheikh, (BS-19),

Ex-Executive Director/S&M(PRACS) Pakistan Railways

45. Mr. Mukhtar Abbasi, (BS-19),

Ex-Marketing Manager/Freight, Pakistan Railways.

46. Mr. Falak Sher, (BS-21),

Member, Settlement Commissioner, Lahore.

47. Syed Mushtaque Kazmi, (BS-21), Reinstated.

Member Judicial CBR.

48. Mr. Afzal Amir Shah (BS-20)

Collector P.Q.A.

49. Mr. Aftab Anwar Baloch (BS-19),

Additional collector Collectorate of Customs, Faisalabad.

50. Mr. Ghulam Asghar Malik (BS-21),

I.G. Railway Police.

51. Mr. Bashir Ahmed Alvi, (BS-19),

Superintending Engineer Pak. P.W.D. Lahore.

52. Mr. Mohammad Sadiq, (BS-19),

Superintending Engineer Pak. P.W.D. Lahore.

53. Mr. Iqbal Ahmed, (BS-20)

D.G. National Housing Authority.

54. Mr. Muzaffar Abbas (BS-20),

Officer of Information Group.

55. Mr. Zafarul Majeed (BS-20),

Collector Customs.

56. Mr. Muhammad Ibrahim Vighio, (BS-19),

Additional Collector Customs.

57. Mr. Zia Ullah (BS-21),

Pakistan Railways.

58. Mr. Iqbal Samad Khan (BS-20),

Chief Operating Superintendent.

59. Mr. Anwar Saleem, (BS-20),

Chief Mechanical Engineer/Carriages and Wagons Pakistan Railways.

60. Mr. Saif-ur-Rehman Qaisrani, (BS-20)

Divisional Superintendent Pak. Railways Lahore.

61. Syed Mohibullah Shah (BS-22)

Secretary Board of Investment.

62. Mr. Muhammad Azhar, (BS-22),

Member Prime Minister's Inspection Commission.

63. Mr. Kamran Zafar (BS-21),

OSD in Government of the Punjab.

64. Mr. Siraj S. Shamsuddin (BS-20), Dismissed.

Formerly J.S. P.M's Secretariat.

65. Mr. Shahid Aziz Siddiqui (BS-21),

OSD Establishment Division.

66. Mr. Ejaz Rahim (BS-21),

Ex-M.D. PTV.

67. Mrs. Sarosh Sultan (BS-20),

Dy. M.D. Punjab Industrial Development Board.

68. Mr. Qamaruddin Khan (BS-20),

OSD Government of Punjab.

69. Major (R) Mukhtarul Mulk Rajput (BS-20),

OSD Government of Punjab.

70. Maj. (R) Mir Mazhar Qayyum, (BS-20),

OSD Government of Punjab.

71. Mr. Abdul Qadeer Bhatti, (BS-19),

S.P. Special Branch, Punjab.

72. Maj. (R) Imtiaz Hussain (BS-19),

OSD Government of Punjab.

73. Mr. Khalid Farooq (BS-20),

OSD Government of Punjab.

74. Mr. Muhammad Riaz Chaudhry (BS-19),

OSD Government of Punjab.

75. Mr. Waseem Ahmed, (BS-19).

District Officer F.C.

76. Mr. Abdul Aziz Bulo (PSP) (BS-19),

DIG Police Mirpur Khas Sindh.

77. Mr. Muhammad Umaar (BS-19),

OSD Government of Sindh.

78. Mr. Abdul Wadood Shah (BS-19),

AIG Telecommunication, NWFP.

79. Mr. Muhammad Masud Afridi (BS-19),

SP (Discipline and Inspection), Punjab.

80. Mr. Saleem Wahidi (BS-19),

DIG Traffic Punjab.

81. Mr. Fariduddin Zai (BS-20),

OSD Establishment Division.

Prof. Sajid Mir: These four reinstated officers out of 82

ان کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے خاص میرٹس کیا ہیں ، انکوائری کے سلسلے میں یہ reinstate ہوئے اور باقی جو reinstate نہیں ہوئے ان کا کیا قصور ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! جواب دینے سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چار اس وقت تھے جب سوال کا جواب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد مزید ایک آدمی reinstate ہوا ہے اور ساتھ ہی دو آفیسرز کو ہائیکورٹ نے reinstate کیا ہے۔ اور پہلے تھے 4, 20, 21, 48, and 81 ہیں اور پھر جو ہائیکورٹ نے reinstate کئے ہیں۔ وہ 52 اور 53 ہیں اور 75 کے reinstatement orders بھی جاری ہوگئے ہیں۔ دوسرے لوگ جن کی reinstatement under consideration ہے وہ 46 and 32, 29, 27, 25 اس میں یہ ہوتا ہے کہ reinstatement کے بارے میں انکوائری میں اگر کسی کے خلاف کوئی چیز نہیں ہوتی تو اس کو reinstate کر دیا جاتا ہے یا اگر کسی کو minor penalty کی جاتی ہے تو اس کو بھی reinstate کر دیا جاتا ہے۔

جناب شفقت محمود۔ جناب والا! ان افسران کو suspend ہوئے تقریباً" سات ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران پہلے تو ایک ڈیڑھ مہینے میں کسی کو چارج شیٹ ہی نہیں دی گئی ۔ اس کے بعد انکوائریز ہوئیں ، میری اطلاع کے مطابق بیشتر لوگوں کے خلاف جو انکوائریز ہوئی ہیں اس میں انکوائری افسران نے ان کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اور حکومت نے یہ ساری کارروائی صرف بغض اور عناد کی وجہ سے کی ہے ۔ ٹھیک ہے ، اس میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے لیکن زیادہ تر ساری کارروائی بغض اور عناد کی وجہ سے کی گئی تھی اور ان لوگوں کا قصور کیا تھا ، قصور یہ تھا کہ کسی stage پر میاں نواز شریف صاحب کو ان کی کوئی ادا پسند نہیں آئی تھی یا انہوں نے قانون کے تابع ان کو کسی غیر قانونی حرکت سے روکا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شفقت محمود صاحب آپ کسی کی نشان دہی کر سکیں گے۔

جناب شفقت محمود ۔ جناب وزیر صاحب بتائیں کہ سات مہینے کے بعد ابھی تک کتنے لوگوں کے خلاف inquiries ہو چکی ہیں inquiry officers نے کہہ دیا ہے کہ ان کو reinstate کیا جائے لیکن اس کے باوجود ذاتی رنجش کی وجہ سے ان کے اوپر کارروائی نہیں ہوئی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کوئی specific case آپ point out کریں پھر ان سے پوچھتے ہیں ۔

جناب شفقت محمود۔ جناب میرے پاس تو ہے یہ بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ یہ کوئی تقریباً 16, 17 آدمی بن جاتے ہیں جو reinstate یا ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں اور چار ان میں سے officers dismiss ہو چکے ہیں serial number 5, 15, 43 and 65 تو باقی کے cases ابھی finalise ہو رہے ہیں کسی میں نہ تو کوئی دیر کی جا رہی ہے اور نہ vindictively کسی کے خلاف کوئی فیصلہ کیا جارہا ہے۔ جو لوگ suspend ہوئے تھے' جو بحال ہو نا deserve کرتے ہیں inquiries کے بعد ان کو بحال کیا جا رہا ہے اور جو dismiss ہونا deserve کرتے تھے ان کو dismiss کیا جا رہا ہے۔ کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ یہ میرے فاضل دوست نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ میرے خیال میں تھوڑا سا سیاسی بنانے کے لئے کہا ہے ورنہ حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی گئی۔

Mr. Presiding Officer: I request Masood Kausar Sahib to take the Chair.

آیئے مسعود کوثر صاحب تشریف لائیے ۔ Now you please deal with the members.

[At this stage the Chair was vacated by Mr. Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone and it was occupied by Presiding Officer, Syed Masood Kausar]

Mr. Presiding Officer: First Zafarullah Khan Jamali Sahib then Aaqil Shah Sahib.

میرظفراللہ خان جمالی۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ serial number 4 پر سید نصیر احمد صاحب ہیں BS-22 کے he was OSD Establishment Division اب بھی لکھا ہوا ہے OSD Establishment Division, he has been reinstated میرا سوال یہ ہے کہ what was the reason for his being made OSD and what were the reasons for his being reinstated, I believe he has been given all the perks and privileges and retired most honourably. Is that correct? If so why?

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب لوگوں کی پوسٹنگ تو ضرورت کے مطابق ہوتی رہتی ہے اور کئی دفعہ کسی کو OSD لگا دیا جاتا ہے کسی کو کسی اور پوسٹ پر لگا دیا جاتا ہے اس کے لئے کوئی خاص reasons نہیں ہوتے ۔ تو جناب والا! پوسٹنگ کے بارے میں تو کوئی وجوہات نہیں ہوتیں کسی کی کوئی پوسٹنگ کسی وقت کر دی جاتی ہے اور کسی کو کچھ کر دی جاتی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ OSD بنانا تو بڑا عام فہم بات ہے OSD تو کوئی پیار محبت سے نہیں بناتے عام طور پر ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ تو جناب، پھر بھی بہرصورت بناتے تو ہیں ، چاہے پیار سے بنائیں یا محبت سے بنائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ تو وہ یہی پوچھ رہے ہیں اپنے سوال میں کہ what are the reasons that (a) he was probably made OSD and then subsequently he was brought back and reinstated and retired.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب ان کی latest position کیا ہے ، سوال تو یہ پوچھا گیا تھا کہ یہ suspend کتنے ہوئے ہیں اور ان میں سے reinstate کتنے ہوئے ہیں۔ یہ reinstate کا بھی میں نے جواب دے دیا ہے کہ یہ reinstate ہو گئے ہیں ۔ اس کے بعد ان کی

retirement کے بارے میں اس وقت جواب نہیں دے سکتا، میں اطلاع لے کر فاضل ممبر کو بتا دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیکن ایک دفعہ اگر گورنمنٹ سرونٹ suspend ہوجائے تو پھر تو اس کو OSD بھی غالباً نہیں بنا سکتے because then he stands suspended.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی جناب وہ تو پھر suspend ہوگیا، reinstatement کے بارے میں ان کا سوال یہ ہے کہ اس کے بعد وہ شاید retire ہو گئے ہیں لیکن میں اس سلسلے میں معلومات لے کر پھر دے سکتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Jamali Sahib, do you still insist on further information or you are satisfied with the answer given by the honourable Minister.

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب میں بالکل authentic information عرض کر رہا this particular officer was suspended on pressures from different quarters, which I cannot name here. The Government subjugated, they reinstated him and then retired him with all the perks. Is that accountability.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ فاضل ممبر صاحب اپنی knowledge کے مطابق ارشاد فرما رہے ہوں گے، مگر مجھے یقین ہے، میرا یقین ہے کہ کسی پریشر کے تحت یہ فیصلہ نہیں کیا گیا ہوگا، کیونکہ اگر صرف پریشر کے تحت ہوتا-------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اصل میں وزیر صاحب بات یہ ہے کہ if there are certain disciplinary actions being taken against a Government Servant, then of course, there is a charge framed against him, the enquiry is held into the allegations.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب کچھ حضرات بول بھی رہے ہیں، اگر آپ ان سے درخواست فرمادیں کہ وہ نہ بولیں تاکہ میں آپ کا ارشاد سن سکوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جی جب بھی کسی ملازم کے خلاف کوئی allegations ہوتے ہیں' اس کے بعد suspension سے پہلے تو normally , there is a statement of allegations, he is charge sheeted, an enquiry is held or during the suspension, the enquiry is held and then subsequently, either he is exonerated of the charges or he is found guilty. So, in this case, we don't know what has happened.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی میں ایک عرض کرتا ہوں کہ reinstate ہوئے وہ' اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو exonerate کیا گیا یا زیادہ سے زیادہ minor penalty کوئی ہوگی۔ تو reinstatement اسی صورت میں ہوسکتی ہے ۔ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کسی پریشر کے تحت کیا گیا ہے۔ میں جناب ان کے ارشاد پر نہایت ادب کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ یوں نہیں ہے' یہ کسی پریشر کے تحت نہیں کیا گیا ' on merit کئے گئے ہیں۔ Suspend بھی ان کو کسی انتقامی کارروائی کے تحت نہیں کیا گیا اور بحال بھی کسی پریشر کے تحت نہیں کیا گیا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ساتھ ساتھ آپ مسکرا بھی رہے ہیں۔ اچھا عاقل شاہ صاحب' آخری ضمنی سوال۔

سید عاقل شاہ: جناب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں ایک نام نہیں ہے' وہ کون ہے۔ 82 آدمی آپ نے اوپر لکھے ہوئے ہیں' 81 کی لسٹ ہے' تو جو ایک نام کم ہے وہ کون صاحب ہیں' میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ آپ جواب دیکھیں جناب۔ It says; Ever-since the present government has taken over, 82 civil servants in BS-19 and above have been placed under suspension. But the list you gave consists of 81 names.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں تو 82 نام ہیں' تو ہوسکتا ہے کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ میری لسٹ کے مطابق آخری نام فریدالدین ضیاء ہیں 82 نمبر پر۔ میرے خیال میں پرنٹنگ میں کوئی غلطی ہوگئی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Actually, Shah sahib, I have been told that it is being a printing mistake.

تو یہ omission ہوگئی ہے۔

سید عاقل شاہ۔ جناب اگر ایک منٹ کے لئے آپ مجھے اجازت دیں' ان کے پاس جو وہاں پر ہیں نام ، تو ہمیں یہاں پر ہی بتا دیں کہ کون سا نام ہے۔ جناب صرف سیریل 82 بتا دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ سیریل 82 پر ہے جناب فریدالدین ضیاء' لیکن ادھر وہ 81 پر ہے۔ عرض یہ ہے کہ کسی جگہ پر کوئی نام miss ہوا ہے۔

Mr. Presiding Officer: I have the actual list and there are as many as 82 names appearing on this list and one of the gentleman, his name probably has been omitted.

سید عاقل شاہ۔ جناب یہ بندہ تو بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ اس ایوان کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو ہم چیک کر کے اس کا نام نکال لیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Alright, he will let you know after two minutes or three minutes, let him check it. Yes, Dr. Safdar Abbasi.

ڈاکٹر صفدر عباسی۔ میں وزیر صاحب کی توجہ تین ناموں کی طرف دلانا چاہوں گا۔ یہ بیچارے بدنصیب لوگ ہیں جو کہ dismiss کئے گئے ہیں ۔ ان کے dismissal کے متعلق میں کھلے عام پہلے کہہ دیتا ہوں that this dismissal smacks of political victimization ان میں نمبر 64 پر نام سراج شمس الدین صاحب ، نمبر 42 پر مسعود شریف صاحب اور نمبر 5 پر بریگیڈئیر اسلم حیات قریشی صاحب۔ جناب عرض میری یہ ہے کہ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے خلاف جو انکوائری ہوئی ہے اس میں ان تینوں کے خلاف کیا charges prove ہوئے ہیں جن کی بنیاد پر ان کو dismiss کیا گیا ہے۔ آیا وزیر صاحب انکوائری کی رپورٹ کو would he like to place that on the record of this House.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں عرض کروں گا کہ میں ان کے اس assertion کی پھر پر زور تردید کرتا ہوں کہ کسی کے خلاف کوئی vindictive action نہیں لیا

گیا۔ کسی کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہوئی۔ انکوائری کے بعد جو لوگ guilty قرار پائے ان کو سزا dismissal کی دی گئی ہے۔ وہ میں آپ کو دے دوں گا۔

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I want a commitment, that is why I am saying this is political victimization. I want the Minister to place the enquiry report on the floor of the House.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ سنیں تو میں جواب دوں۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ میں اس چیز کو examine کروا لوں گا کہ اگر اس رپورٹ کی کوئی legal protection نہیں ہے تو میں اس کو ہاؤس کے سامنے لے آؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - بات یہ ہے کہ as far as the Government servants are concerned ان کے لئے 1973 کا Act ہے۔ اس کے تحت ہی یعنی efficiency rule کے تحت ہی آپ کسی government servant کے خلاف proceed کرتے ہیں تو اس میں there is nothing secret about it آپ بتا دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر اس میں کوئی legal hitch نہیں ہے تو میں اس کو lay کر دوں گا ۔ اگر اس انکوائری کو کوئی ایسی protection حاصل ہوئی تو بھی میں lay کر دوں گا۔

Mian Raza Rabbani: Sir, in this session.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چلیں یہ ٹھیک ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ٹھیک ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ایک منٹ میری بات تو سنیں۔

Only two supplementary questions and those have to be answered very very briefly. Yes, Raja Sahib.

چلیں راجہ صاحب آپ کبھی کبھی اٹھتے ہیں لیکن ایک بات ہے supplementary پہ تقریر نہیں کرنی کیونکہ بہت تقریریں ہو چکی ہیں ۔ supplementary has to be just a question and very

brief question.

راجہ اورنگزیب، جناب والا! میں غلطی point out کروں گا۔ جناب والا! یہ جو صفحہ ۹

کے مطابق صفحہ ۱۴ کے اوپر انہوں نے جواب دیا ہے ۔ یہ serial No.80 Mr. Saleem Wahidi

(BS-19) DIG Traffic Punjab ان کے متعلق میری معلومات یہ ہیں کہ یہ reinstate ہو چکے

ہیں and he is posted to Karachi as DIG Traffic Karachi اس میں انہوں نے suspend

show کیا ہے ۔ اس کی ذرا وجہ بتائی جائے کہ کیا میری بات درست ہے یا یہ جو لکھا گیا ہے یہ

درست ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب والا! میرے پاس جو information ہے اس کے

مطابق ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں جی وٹو صاحب نہیں۔this cannot be excused

بات یہ ہے کہ آپ کو جو information دی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ information

authentic اور درست ہونی چاہیئے اور آپ کو اس کی responsibility لینی پڑے گی جب آپ

ہاؤس میں ہیں۔ اگر آپ کو کسی نے misinform کیا ہے یا information صحیح نہیں ہے تو پھر

آپ اس کے خلاف بعد میں action لیں لیکن ہاؤس میں you cannot make a statement کہ جی

actual position یہ ہے لیکن مجھے brief یہ کیا گیا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب میں یہی کہوں گا کہ جس چیز کے بارےمیں مجھے

علم نہیں ہے۔ اگر میں غلط جواب دوں -----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں what I am saying is یہ ایک tendency بن

گئی ہے کہ جو department concerned ہے وہ منسٹر صاحبان کو information صحیح نہیں دیتا

اور آپ لوگ اتنا leniently اس کو treat کرتے ہیں' ان کو defend کرتے ہیں۔ آپ ایک محکمے

کے خلاف صحیح ان کی کھچائی کریں ۔ یہ ہاؤس کا breach of privilege ہے ۔ how can a

statement could be made in this House without taking responsibility.

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب والا! آپ نے presume کر لیا ہے کہ یہ بات

اسی طرح درست ہے' میں check کر کے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ آپ میرے نوٹس

ملاحظ فرما لیجیئے کہ میں نے latest position تک confirm کی ہے briefing دینے والے لوگوں سے ' کہ مثلاً چار آدمی reinstate ہوئے تھے جب ہم نے جواب دیا تھا۔ اس کے بعد ایک آدمی مزید reinstate ہوا۔ دو آدمی ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق reinstate ہوئے اور اب جن کے cases ______جناب سن تو لیجیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : وٹو صاحب انہوں نے ایک specific example لی کہ can you deny that ____

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جی میں اس وقت نہ اس کو confirm کر سکتا ہوں نہ deny کر سکتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : چلیں چھوڑیں باقی کے متعلق there is no confusion اچھا last supplementary ___

Mr. Jamiluddin Aali: Sir, thank you after all, very kind of you, Raza Sahib I am on my leg.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Raza Sahib, after Aali Sahib. No cross talk please

میں موقع دیتا ہوں ۔ عالی صاحب ذرا جلدی۔

جناب جمیل الدین عالی : جی میں بہت جلدی ختم کروں گا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں وزیر صاحب سے دیکھیں یہ ۸۱ یا ۸۲ بڑے senior افسران کا معاملہ ہے۔ ان کے بچے ہیں۔ ان کے خاندان ہیں ۔ ان کا record ہے کہ وہ political لوگ نہیں تھے ۔ہو گئے ہوں گے لیکن وہ political appointee نہیں تھے ۔سوال یہ ہے کہ یہ تو کہا ہی جا چکا ہے کہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے اور ان کے کیس چل رہے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف ایسی کوشش فرمائیں گے کہ جو لوگ retirement کے قریب ہیں 'بالکل ہی superanuate ہونے والے ہیں اور ان کے کیس decide ہی نہیں ہوئے۔ ان کے نام اور جن کے بارے میں فیصلہ ہوتا جاتا ہے 'جن کے پاس چارج شیٹ ہے 'ان کا تو ہم نہیں مانگ سکتے لیکن کوئی dismiss ہوتا ہے' کوئی reinstate ہوتا ہے ۔ تو ذرا

اس کو دیکھنے کے لئے، یہ علامت دیکھنے کے لئے کہ انصاف ہو رہا ہے، نہیں ہو رہا ہے ' کیا یہ ان کے cases table of the House یا library میں رکھ سکتے ہیں کسی stage پر ؟ جیسے جیسے آدمی کا فیصلہ ہوتا جائے library میں اس کا پورا case کیسے چارج شیٹ ہوا۔ یہ جواب دیا گیا 'یہ فیصلہ ہوا تا کہ ہم دیکھ سکیں یا table of the House رکھ دیں تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ trend کیا ہے یعنی کسی کے ساتھ خدا نخواستہ victimization تو نہیں ہے 'جو کہ اراکین نے الزام لگایا ۔میں نہیں سمجھتا وہ الزام درست ہے یا صحیح ہے ؟ یا انصاف پہ ہے تو وہ انصاف خود بولے گا۔ کیا وزیر موصوف ان cases کو table of the House پر یا library میں رکھنے کا کوئی انتظام فرما سکتے ہیں؟ in good time or shortly.

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب جیسا کہ میں پہلے جواب دے چکا ہوں کہ اگر اس میں کوئی hitch نہ ہوئی legal تو ہم lay کر دیں گے۔ لیکن اس صورت میں individually کہ کس نے کس وقت ریٹائر ہونا ہے ' یہ اس سوال میں تو موجود نہیں۔ تو اس کے بارے میں جو چیز قابل اعتراض legally نہ ہوئی، تو ایوان سے زیادہ اور کوئی معزز جگہ نہیں جہاں وہ lay ہو سکے ۔

سید مسعود کوثر، زاہد خان you have a lot of supplementary questions.

جناب محمد زاہد خان، چیئرمین صاحب ! میرا سوال ہے ۔ ابھی شاہ صاحب نے بات کی تھی کہ بندے تھے ۸۲ ۔ یہ ۸۲ نہیں تھے ۸۷ تھے ۔ ۸۷ میں سے چھ بندے غائب ہیں ۔ وہ کہاں گئے اور جو ۸۲ کر دیا ہے ' ۸۲ میں ایک بندہ اور ہے ۔ اگر وزیر صاحب کو پتہ نہیں تو ہم نام بھی بتا دیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے ۔ آپ بتائیں کہ ہے کیا۔ اس میں ایک نام نہیں چھ نام غائب ہیں۔اس کی وجوہات کیا ہیں۔ ایک یہاں سے less ہے اور پہلے جو پانچ تھے جو اخبارات کے اندر آئے تھے وہ پوری دنیا کو پتہ ہے وہ ۸۷ بندے نکالے گئے تھے ' suspend کئے گئے تھے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ سب accountability Honourable Minister Sahib سے کرنی ہے کہ کہیں اور بھی کرنی ہے۔ منسٹر صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, Minister Sahib may be asked to supply the list tomorrow, in tomorrow's sitting.

Mr. Presiding Officer:- It is one and the same.

بھائی صاحب یہ آپ کا سوال اور ان کا ملتا جلتا ہے ایک ہی ہے۔ اچھا وہ بھی آپ ہیں، کرلیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is a very important point that the two honourable Senators have raised and if there is some discrepency like their pointing out, this is very serious. The Minister may kindly be directed to produce the entire list in the next sitting tomorrow so that the two honourable members are taken into confidence and the House knows what is the exact position. Is it 82 , is it 86, is it 83? He should bring the entire update list to the House tomorrow and this question may be deferred and question taken up as question No. 1 tomorrow.

میاں محمد یسٰین خان وٹو، Next rota day پہ اس کو رکھ لیں جناب۔ ہماری دوسری جگہوں پر بھی کئی مصروفیات ہیں۔ Next rota day پر جب یہ آئیگا، اس پہ دوبارہ رکھ لیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, the House may be prorogued. This should come tomorrow. This is a very important matter. Tomorrow No.1, first question.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب میرے خیال میں اتنا زیادہ وقت تو نہیں لگنا چاہیئے۔ اگر یہ اتنا important question ہے تو I would request you کہ آپ کل ہاؤس میں پیش کر دیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو، ٹھیک ہے جی کل رکھ لیں۔ کل رکھ لیں جی اب مزید supplementary کی ضرورت نہیں ہے۔ دوبارہ بے شک کل پہ رکھ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں ٹھیک ہے۔ It is deferred.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Thank you.

+ All other question and answers are taken as readand placed on the table of the House.

61. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total revenue collected in the country during the quarter ended on September 30, 1997?

Mr. Sartaj Aziz: The total collection during the first quarter ended on 30th September, 1997 was Rs.61.6 billion.

62. *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allow move-over to those government employees who had already allowed move-over and attained the maximum of their pay scale by virtue of that move-over; if so, when and if not, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: The Government employees in BPS-1 to 15 are allowed successive move-overs to the next higher pay scale whenever they reach the maximum of their relevant pay scales. Government employees in BPS-16 to BPS-19 are allowed only one move-over. The reasons for the latter are the following:

First that officers in higher pay scales usually have better promotion prospects than those in lower scales. Second that providing move-overs automatically, without providing higher responsibilities, can create complacency among government servants since they could get salaries of higher scales without reasonably being fit for promotion to the higher scales. For present it is proposed to maintain the present policy.

63. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:-

a) whether it is a fact that the FPSC conducted promotional examination for

Section Officers in 1996, if so, the names of the successful/unsuccessful candidates indicating also the marks they secured in written test, ACRs and interview, separately; and

b) whether it is also a fact that in the past the appointments of the Section Officers were made on the basis of written test and ACRs?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Yes. Lists of successful/unsuccessful candidates showing marks secured in Written Test, ACRs and Interviews are enclosed (Annexures A and B).

b) Prior to 1996 the Section Officers Promotional Examination was held in the year 1987, on the basis of Written Test, ACRs and Viva Voce Test. The same policy was followed in the Section Officers Promotional Examination, 1996.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

64. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that rice worth Rs. 1082 million was misappropriated from the godowns of Rice Export Corporation of Pakistan from 1988-89 to 1994-95, if so, the action taken against the officials concerned?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: According to reports of physical verification of the stocks from 1988-89 crop to 1994-95 crop, there is a shortage of 191,854 M.T. of rice. The Public Accounts committee of the National Assembly in its meeting held on 17th October, 1997 has set up a Special Committee to look into these losses and fix responsibility. Composition of the Committee is at Annex-I.

Annex-I

COMPOSITION OF THE COMMITTEE

1.	Mian Muhammad Zaman, MNA	Convener
2.	Syed Zafar Ali Shah, MNA	Member
3.	Kunwar Khalid Yunas, MNA	Member
4.	Nawab Salahuddin Abbasi, MNA	Member
5.	Mian Muhammad Farooq, MNA	Member
6.	Mr. Jalaluddin Qureshi, DG (CA&E).	Member
7.	Mr. Parvez Saleem, FA (Commerce)	Member
8.	Mr. Saleem Iqbal, Joint Secretary M/O Commerce	Member

65. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to formulate a five-year trade policy, if not, its reasons?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: At present no such proposal is under consideration. International market is witnessing frequent and rapid structural and economic changes and various regional/mutual trade blocks are coming into existence. In such a scenario, a five year's Trade Policy cannot be formulated. However, in order to meet the challenges and opportunities of the international market, a medium to long term strategy will be worked out in consultation with private sector.

66. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the time by which the updating of prudential regulations for bringing about financial reforms in the banking system

will be completed?

Mr. Sartaj Aziz: The updating of the Prudential Regulations is a continuous and an ongoing process. As and when changes occur in the banking or financial system, such changes become a part of the Prudential Regulations through appropriate circulars by State Bank of Pakistan. The relevant banking reforms have been circulated and we are now part of the Regulations.

(Financial and Banking Sector Reforms have been placed in the Senate Library).

67. ***Dr. Safdar Ali Abbasi**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

a) the value of Licorice Roots exported during 1993-94, 1994-95, 1995-96 and 1996-97;

b) the total value of Licorice Roots exported during the ten years prior to 1993-94; and

c) the rate of Custom duty on the import of Licorice Roots from Afghanistan and when this duty was imposed?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The value of export of Licorice roots was as under:-

Year	Value of exports (Million Rs.
1993-94	99.98
1994-95	79.50
1995-96	110.26
1996-97	31.83

Year	Total value of exports (Million Rs.)
1985-86 to 192-93	245.62

Data prior to 1985-86 is not available.

(c) The rate of customs duty on the import of Licorice Roots from Afghanistan is 25% ad val. This rate is applicable since 9-6-1994 on imports via land route.

68. *Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

a) whether there is any proposal under consideration of the Government to expand the existing road from Rawat to Faizabad Chowk, if so, the time by which the work will be started and completed; and

b) Whether it is a fact that the road from Rawat to Airport Chowk is in a dilapidated condition, if so, the steps taken by the Government for its repair?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) yes, the scheme regarding construction of 2nd Carriageway of Islamabad Highway from Rawat to Airport Chowk has already been approved by the Government and the work has been started from Airport Chowk to Gummrah Bridge according to available funds and would be completed within 3 months subsequent to allocation of the requisite funds.

b) Yes, the existing road from Rawat to Airport Chowk is not in a satisfactory condition. Necessary tests have already been carried out and design for rehabilitation has been assigned to M/s. Engineering Consultants int. (Pvt.) Ltd.

Necessary repair and rehabilitation of this road would be carried out on finalization of the design and allocation of funds.

69. *Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Commerce be

pleased to state the month-wise value of export from July to October, 1997 and its comparison with the export during the same months in 1996?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The requisite information is given below:-

(Value in Million $)

Months	1996-97	1997-98
July	575	662
August	664	692
September	679	666
October	666	694

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اچھا جی Leave applications جی۔

جناب اکرم شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۴ اور ۵ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب حسین شاہ راشدی صاحب نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۵ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اسلئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب غلام قادر چانڈیو ذاتی مصروفیات کی بنا پر یکم تا پانچ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب فاروق احمد خان صاحب نے نجی وجوہات کی بنا پر مورخہ ۸ تا ۱۲ دسمبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ راجہ محمد ظفرالحق، وزیر برائے مذہبی امور نے اطلاع دی ہے کہ وہ وزیر اعظم کے ہمراہ بیرون ملک دورے پر ہیں اس لئے مورخہ ۸ تا ۱۲ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ابھی ابھی جو ہمیں مزید درخواستیں اس سلسلے میں موصول ہوئی ہیں ان میں سے ایک درخواست ہے مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کی طرف سے کہ وہ مورخہ ۸ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ لہذا انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Mr. Jehangir Badar has requested for a leave from 18th November to 21st of November, 24th to 25th November and 2nd to fifth December. Is the leave granted?

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Thank you. Yes, Aitzaz Ahsan Sahib, I have just asked the Leader of the Opposition to speak.

جناب محمد زاہد خان۔ میرا Privilege Motion ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ Privilege Motion پہلے کر لیں۔

Mr. Presiding Officer: Let us take it up. Thank you Ch. Sahib.

PRIVILEGE MOTIONS

Re: INSULTING ATTITUDE OF REGISTRAR, PAKISTAN ENGINEERING COUNCIL.

جناب محمد زاہد خان- میرا تحریک استحقاق ہے - جناب عالی! میں نے آج مورخہ یکم دسمبر ۱۹۹۷ء کو اپنے بھائی کی بطور انجنیئر، رجسٹریشن کیلئے معلومات حاصل کرنے کے لئے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین پاکستان انجنیئرنگ کونسل سے فون پر بات کرنا چاہی لیکن وہ دونوں دفتر میں موجود نہیں تھے - لہذا میں نے مذکورہ کونسل کے رجسٹرار کو فون کیا- اس نے اس سلسلے میں معلومات فراہم کرنے کی بجائے مجھے کہہ دیا کہ آپ کا ایک سوال ہمارے پاس آیا تھا- ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے -میں نے اس سے کہا کہ جواب تو مجھے تاحال موصول نہیں ہوا ہے -لہذا آپ مجھے بتا دیں کہ میرے بھائی کی بطور انجینیئر رجسٹریشن والے کیس کی کیا پوزیشن ہے - رجسٹرار نے مجھے معلومات فراہم کرنے سے انکار کیا- میرے ساتھ گستاخانہ انداز میں پیش آیا اور یہاں تک کہ اس نے ٹیلی فون بھی بند کیا -

جناب عالی ' اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے - لہذا گزارش ہے کہ میری یہ تحریک منظور فرما کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے-

Mr. Presiding Officer: Right. Let him add to whatever he has written in this privilege motion

زاہد خان صاحب! اور تو نہیں بولنا چاہتے اس پر-

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Do you oppose this?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes, technically.

Mr. Presiding Officer: No, technically you can only speak if you oppose initially. If you oppose it only then you will be able to speak. .

Raja Nadir Pervaiz Khan: If he is adamant.

Mr. Presiding Officer: No, this is the technical point.

Raja Nadir Pervaiz Khan: I have no objection, you can send it to the Privileges Committee.

لیکن بتانا چاہتا تھا کہ Pakistan Engineering Council جو ہے

that is an autonomous body. It was enacted in 1976, through the Parliamentary Act. Sir, it is only for administrative reasons that WAPDA has right to say something otherwise it is totally independent.

Mr. Presiding Officer: No, but the question is; does it exonerate a body which is an autonomous body.

Raja Nadir Pervaiz Khan: If you want to hear the reply to it then I can read it out to the House.

Mr. Presiding Officer: You said this

کہ چونکہ وہ ایک autonomous body ہے اس لئے probably وہ breach of privilege کے ضمرے میں آتی ہے. this is not so.

Raja Nadir Pervaiz Khan: I just want to tell you the position of the Ministry of Water and Power.

انہوں نے ہمیں جو جواب دیا ہے اس جواب کو I was trying to explain to the House.

Otherwise if he feels so, so strongly about his case, I have no objection

کہ اس کو Privileges Committee میں بھیج دیں۔

Mr. Presiding Officer: This Privilege Motion is referred to the concerned Committee i.e; to say the Committee on Procedure.

چوہدری اعتزاز احسن۔جناب، میں ویسے تو چاہتا تھا آپ سے اس طرح کلام نہیں ہے۔ اگر Acting Chairman خود موجود ہوتے ۔ اس لئے پہلی بات تو میں زیادہ تفصیل سے

عرض نہیں کروں گا ۔میں اپنا یہ حق محفوظ رکھنا چاہتا ہوں کہ جب وہ تشریف فرما ہوں تو میں ان سے یہ گزارش کروں ۔ اس وقت صرف حوالہ دینا چاہتا ہوں تاکہ کچھ وزراء جو یہاں پر موجود ہیں، وہ بھی یہ نوٹ فرمالیں ۔ سب جانتے ہیں کہ ۳۱ تاریخ کو بہت اہم الیکشن ہونا ہے ۔اور آج اچھے بھلے اس الیکشن میں تین ہفتے ہیں۔ تو وقت کافی ہے ۔ ہمارے ایک ووٹر کم از کم اس وقت ہاؤس میں نہیں ہیں اور نہیں لائے جا رہے ۔ ایک تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور اس issue کو میں پھر بھی اٹھاؤں گا کہ صدارتی الیکشن کے لئے ہر اس شخص کا جو کہ منتخب ہوا ہے سینٹ کے لئے اور اس ہاؤس میں کسی نہ کسی constituency کی نمائندگی کرتا ہے، اس کا حق ہے کہ صدارتی انتخاب میں وہ ووٹ دے ۔ اور کوئی بھی سینیٹر یا منتخب سینیٹر ہم چاہتے ہیں پیچھے نہ رہ جائے اور اپنا ایک فرض اور حق اور استحقاق استعمال کرے ۔ میں نے ایک خط قائم مقام چیئرمین صاحب کو لکھا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا کیا ہوا ۔ بہرحال موجود وزراء بھی گوش گزار کرلیں ۔ میں ممنون ہوں گا ۔ ہم چاہیں گے کہ حکومت کچھ نہ کچھ ہماری اور آئین اور رولز اور انتخاب میں امداد کرے اور معاونت فرمائے ۔

جناب دوسرا مسئلہ مختصراً یہ ہے ، یہاں بھی چونکہ وزراء موجود ہیں ، میں چاہتا ہوں جناب چیئرمین ! آج کے اخبارات میں خبر بھی لگی ہے اس سلسلے میں اور اس سے تاثر یہ ملتا ہے کہ وہ اصحاب ، وہ افراد جن میں وزراء بھی تھے ، مشیران محترم وزیر اعظم بھی تھے اور بھی دیگر پارلیمنٹیرین تھے جنہوں نے کسی وجہ سے ۲۸ نومبر کو سپریم کورٹ آف پاکستان پر حملہ کیا تھا ۔ محسوس ہوتا ہے انتظامیہ ان کی معاونت کر رہی تھی ۔ اول تو جو لوگ ذمہ دار تھے ، جو صاحبان اقتدار میں ہیں، جو ذمہ دار اس حملے کے تھے ، اس savage assault کے ، ان کے خلاف تو کارروائی ہوئی نہیں۔ اخبارات میں ان کے نام آئے ہیں ۔ کیمرے کی آنکھ نے ان کو محفوظ کرلیا ہے تاریخ کے لئے۔بی بی سی کا نشریاتی ادارہ بار بار وہ فلمیں ہمیں دکھاتا رہا ہے۔ پھر جو سپریم کورٹ میں کیمرے لگے تھے انہوں نے محفوظ کرلیا ہے۔ کوئی چیف جسٹس under restraint ہو یا کچھ ہمیں اس سے کوئی کلام نہیں۔ خود جج صاحبان کہہ رہے ہیں کہ وہ چیف جسٹس ہیں۔ ہمیں کسی ذات کی وکالت نہیں کرنی۔ سپریم کورٹ ایک مقدس ادارہ ہے ۔ ایک مقدم مقام اور جگہ ہے۔ XXXXX اور جن کی قیادت بدقسمتی سے وزراء اورمشیران کر رہے تھے اس کا تقدس ۲۸ نومبر کو پامال کیا۔

(XXXXX) These words are expunged by the order of the Presiding Officer

جناب چیئرمین ! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس ' یہ ایوان اس بات کو نہ بھولے کہ یہ تقدس پامال ہوا تھا ۔ کس کا کیا رتبہ ہے عدالتوں میں وہ عدالتیں خود فیصلہ کریں گی لیکن انتظامیہ کا یہ فرض ہے کہ بجائے ہم یہ سنیں کہ انتظامیہ دیکھتی رہی اور سپریم کورٹ کے حملے کے ملزمان کی ضمانت سول جج نے کردی ۔ ان ناموں میں جن کی ضمانت تھی ' ان میں کسی وزیر کا بھی نام تھا ' اور لوگ روتے چلاتے رہے ' کیمرے ان سارے مذموم نظاروں کو محفوظ کرتے رہے ۔ لیکن ان پر ' ان کے جرائم پر حکومت پردہ ڈال رہی ہے اور یہ سمجھ رہی ہے کہ ہم نے ایک بہت بڑی battle جیت لی اور اب وہ battle ختم ہوگئی جو ہم نے زیادتیاں اس battle میں کی تھیں وہ بھی ماضی کا حصہ ہوگئیں ۔ لیکن جناب چیئرمین ! میری دو گزارشات انتہائی اختصار کے ساتھ ہیں اور اس کو میں بار بار اٹھاؤں گا ' آئندہ شاید اس سے زیادہ طویل تقریر میں اٹھاؤں ۔ شاید ہم اس کے بارے میں مزید اقدامات بھی کریں اور ہم 'اپوزیشن' اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں ۔ ہم ۲۷ اور ۲۸ نومبر کو سپریم کورٹ کے تقدس کی پامالی کے اس جرم کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے جناب چیئرمین' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس پر دوٹوک فیصلہ کرنا ہے ۔ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ مجرم کون ہے' کس کی شکل' کس کے بارے میں آئینی شہادت اخباروں نے 'اخبار نویسوں نے دی ہے کہ وہ اس مذموم حملے میں شریک تھا یا اس کو engage کر رہا تھا ۔جناب چیئرمین ! میں چاہوں گا کہ حکومت اس پر دو ٹوک ہمیں بتائے کہ کیا حکومت نے کوئی انکوائری اس معاملے میں سپریم کورٹ کے سپرد کی ہے ۔سپریم کورٹ کے جج صاحبان میں سے کسی کو کہا ہے یا چیف جسٹس کو کہا ہے کہ وہ نامزد کریں کسی سپریم کورٹ کے جج کو کہ وہ اس پر انکوائری کریں نمبر ایک۔

نمبر دو ' کیا وجہ ہے کہ وہ وزیر اور وہ مشیر جن کے نام آئے اور جن کی تصویریں آئیں ان پر ایکشن کیوں نہیں لیا گیا اور نمبر تین 'جناب چیئرمین! کیوں مسلم لیگ نواز گروپ کے جب یہ قیدی رہا ہوتے ہیں تو حکومت جشن مناتی ہے ضمانت سے رہا ہونے پر ۔آج اخباروں میں اعلان ہے کہ ان کا جلوس نکلے گا اور جشن منایا جائے گا۔ کیا اقدامات کئے ہیں حکومت نے اس جشن کو روکنے کے لئے 'اس جشن سے لوگوں کو مانع رکھنے کے لئے 'جو جشن ایسے لوگ منانا چاہتے ہیں جن کی ایک سول جج نے ضمانت کی ہے ۔جن پر الزام ہے کہ انہوں نے سپریم کورٹ کے تقدس کو پامال کیا اٹھائیس نومبر کو ۔جناب چیئرمین !یہ سوالات ابھی تشنۂ جواب ہیں ۔میں

حکومتی بنچوں کی ، وزراء کے بنچوں کی خاموشی پر واقف ہوں، اس کے معنی بھی سمجھتا ہوں لیکن میں یہ آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین ! کہ اپوزیشن اس معاملے پر نہ خاموش بیٹھے گی نہ خاموشی حکومت کو اختیار کرنے دے گی۔

جیسے میں نے پہلے عرض کیا کون کس رتبے پر ہے یا نہیں ہے یہ ججز کا اپنا معاملہ ہے۔ میں اس پر بات نہیں کر رہا ہوں ۔وہ تصفیہ طلب ہے لیکن سپریم کورٹ کی عمارت پر جو حملہ ہوا ہے اور سپریم کورٹ کے سامنے جو مقدمات چل رہے ہیں ان سے ججز کو سننے سے ہٹانے کی اور ان سے گریز کرانے کی کوشش کی گئی ۔جس طرح سپریم کورٹ کی بلڈنگ ، وہاں جو بورڈ لگے ہوئے تھے اور وہاں کے فرنیچر کو توڑا گیا اور جس طرح وہاں کچھ لوگوں پر تشدد برتا گیا یہ ہم بولنے نہیں دیں گے ۔میں گزارش کروں گا کہ میاں صاحب یا سرتاج عزیز صاحب سینئیر وزراء ہیں ۔یہ اس بارے میں اس ہاؤس کو بتائیں کہ کیا ٹھوس اقدامات بشمول گرفتاری ان لوگوں کی جن لوگوں نے، چاہے وہ کسی بھی رتبے پر ہوں، وہ وزیر ہو ں، مشیر ہوں، ایم این اے ہوں ، سنیٹر ہوں جن کا نام بار بار اس مذموم حرکت میں ملوث ہونے والے اشخاص میں آ رہا ہے ،ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ ضمانتیں کیسے اور کیوں ہوئی ہیں اور پھر یہ جلسے اور جلوس کیوں نکل رہے ہیں۔ ان کو چھڑانے کے لئے مسلم لیگ کے leaders اور کارکن نکل رہے ہیں اور پھر جشن کا سماں، جو ضمانت پر رہا ہو رہے ہیں ان کے لئے کیوں یہ رچایا جارہا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! محسوس یہ ہوتا ہے کہ اس بحران کے ختم ہونے کے بعد ہمارے فاضل دوستوں کے پاس نئے موضوعات کم رہ گئے ہیں۔

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ نئے موضوعات کم رہ گئے ہیں کیونکہ -----

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں جی پہلے آپ ان کی بات سنیں ،آپ نے بات کر لی ہے اب ان کو بات کرنے دیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اتنا عرصہ آپ نے بات کی۔ اگر ہم خاموش بیٹھے رہے ہیں تو بات کا احترام کرتے ہوئے بات سنتے ہیں۔ آپ بھی سن لیجئیے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ٹھیک ہے انہوں نے بھی تو کچھ کہنا ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ آپ نے دو مسئلے اٹھائے ہیں وہی جو اس ایوان میں کئی مرتبہ اٹھائے گئے ہیں مثلاً ایک ممبر صاحب کا جو elect ہوئے ان کا یہاں حلف لینے کے لئے طلب کیا جانا ۔اس کے بارے میں جناب والا! آپ کے علم میں ہے کہ چیئرمین صاحب نے ایک فیصلہ ruling اپنی وضاحت سے دے دی ہے اور اس ruling کے بعد پھر جہاں تک اخبارات میں ' میں نے دیکھا ہے کہ شاید فریق متعلقہ ہائی کورٹ میں بھی گیا ہے ۔یہ مجھے پتا نہیں کہ وہاں ابھی تک کیا فیصلہ ہوا ہے ۔ وہ معاملہ تو اپنی جگہ پر ادھر چل رہا ہے ۔آپ وہاں اپنا relief claim کریں کورٹس میں اور اس چیز کو دیکھیں چیئرمین صاحب نے وہ فیصلہ دے دیا ہے اب دوبارہ ان کی ruling کو reopen نہیں کیا جاسکتا ۔

دوسرا مسئلہ ہے جناب والا----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب والا! میں آپ کی بات میں ایک اور چیز add کرنا چاہتا ہوں جو ایک نئی situation ہے ۔ Old situation میں ایک رولنگ دی گئی تھی ' ابھی ان کا اعتراض یہ تھا کہ صدراتی الیکشن ہونے والے ہیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اس situation میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ وہ situation تو وہی ہے کہ ایک شخص جو سینیٹر elect ہو چکا ہے ' اس نے حلف نہیں لیا اور یہاں دلائل یہ ہوئے کہ انہیں چیئرمین صاحب طلب کریں۔ جناب چیئرمین صاحب نے دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ دیا کہ ان کے خیال کے مطابق ابھی وہ سینٹ کے ممبر نہیں ہیں اور وہ اس لئے انہیں طلب نہیں کر سکتے ۔ وہ معاملہ تو وہی ہے ' اس کے بارے میں کوئی تبدیلی نہیں ہے ۔ اب یہاں ہر روز ممبر کے ووٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلز میں ' لیجسلیشن میں اور کئی دوسرے مسائل میں ووٹ کی ضرورت پیش آتی ہے ۔ اس لئے ان کے یہاں لانے کا جو تعلق ہے ' اس situation میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اس لئے چیئرمین صاحب کی رولنگ کے بعد اس مسئلے کو اٹھایا نہیں جا سکتا ۔

جناب والا! دوسرا معاملہ سپریم کورٹ میں اس واقعہ کا ہے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ حکومت نے اسے condemn کیا ' خود وزیر اعظم صاحب نے اسے condemn کیا ہے اور

کیس درج کیا گیا۔ اس کی تفتیش ہو رہی ہے ۔ کئی لوگ گرفتار ہوئے ہیں لیکن جناب والا! صرف کسی شخص کی کسی جگہ پر موجودگی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مجرم ہو گیا ہے ۔ وہ تفتیش ہو رہی ہے ۔ جس شخص کا جو گناہ ہو گا اس کے مطابق اس کو گرفتار کیا جائے گا ۔ پھر جناب والا! یہ معاملہ کہ سول جج نے ضمانتیں دے دی ہیں ، میرے خیال میں بطور وکیل ہم سب جانتے ہیں کہ ہر چیز کا ، مختلف معاملات کا ، مختلف عدالتوں کو اختیار ہے اور وہ واقعہ جب قانون کے مطابق آتا ہے تو پھر جگہ یا شخصیت کے بارے میں قانون تعین نہیں کرتا ۔ وہ اس جرم کے بارے میں تعین کرتا ہے کہ اس قسم کے جرم میں کونسی عدالت ہو گی جو کیس کو سنے گی اور کونسی عدالت ضمانت دے گی ۔ انہیں بڑا اعتراض ہے کہ کچھ سیاسی لوگوں نے ----اگر کچھ سیاسی پارٹی کے ورکرز گرفتار ہوں اور وہ release ہو کر آئیں تو یہ ایک routine کا معاملہ ہے کہ ان سے متعلقہ ورکرز ہوتے ہیں ، وہ کئی دفعہ خوشی کا اظہار کر لیتے ہیں۔ بہرصورت ضمانت تو عدالت نے کی ہے ۔اب یہ ان چیزوں کو جو بالکل معصوم قسم کی چیزیں ہیں ، اس کے لئے کہتے ہیں کہ کوئی قدغن لگائی جائے ۔جناب والا! لوگ protest کرنے کے لئے آتے ہیں ، لوگ خوشی کا اظہار بھی کرتے ہیں ۔ میرے خیال میں اتنی پابندیاں جتنی وہ کہہ رہے ہیں ، یہ تو شاید ویسے ہی مناسب نہیں ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ وہی مسئلے ہیں ، جنہیں وہ کئی بار اٹھا چکے ہیں ۔ اگر وہ مزید اٹھانا چاہیں تو بہرصورت ان کا حق ہے ، وہ اٹھاتے رہیں لیکن اس کے لئے حکومت نے مکمل طور پر جو قانونی تقاضے تھے ، وہ پورے کئے ہیں ۔ جو اس تفتیش میں ، اس سلسلے میں ملزم ٹھہرے ، جن کا گناہ ٹھہرا ، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی ، جو گناہ گار نہ ٹھہرے ، ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے نہایت افسوس ہے کہ جناب یٰسین خان وٹو صاحب ایک نہایت ہی پرانے پارلیمنٹیرین اور وکیل ہیں۔ میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن جو بات انہوں نے ابھی کہی ہے ، اس سے ایک بڑا سنگین مسئلہ سامنے آتا ہے اور اس حکومت کے آئندہ کے عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں ۔ جناب والا! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے وزیر اعظم کی نیشن اور نیوز کے اندر چھاپی گئی، پریس کانفرنس quote کی تھی۔ وہ میں نے فلور آف دی

ہاؤس پر اخبار دیئے تھے، جن میں وزیر اعظم نے یہ بات کوئی دو یا ڈیڑھ ہفتہ پہلے کہی تھی کہ میں تشدد کا راستہ اختیار کر سکتا تھا لیکن میں نے تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا ۔ آج فاضل وزیر پارلیمانی امور نے یہ کہا کہ یہ ایک معمول کا مسئلہ ہے ۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے اوپر حملہ ہوتا ہے ' سپریم کورٹ آف پاکستان کی عزت کو پامال کیا جاتا ہے ' سپریم کورٹ آف پاکستان کے اندر داخل ہو کر کورٹ کی بےحرمتی کی جاتی ہے ' سپریم کورٹ آف پاکستان کے institution کو پاکستان کی پچاس سالہ تاریخ میں 'سوائے Nazi's کے دور کے جب سپریم کورٹ کے اوپر حملہ ہوا تھا۔

دنیا کی عدلیہ کی تاریخ میں آپ کو ایسی مثال نہیں ملتی ۔ اس کو وزیر موصوف صاحب کہتے ہیں کہ یہ معمول کا مسئلہ ہے اور ایسا ہوتا رہتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وزیر صاحب نے یہ بات واضح الفاظ میں کہی ہے کہ اگر ہمیں اپنے عزائم کو آگے بڑھانے کی پھر ضرورت پڑی، اگر ہمیں سپریم کورٹ کے قانون کی راہ پر چڑھنے کے لئے ضرورت پڑی تو ہم اس معمول کے راستے کو ایک دفعہ پھر اپنائیں گے ۔ جناب چیئرمین صاحب اُس دن 28 تاریخ کو بھی میرا سر شرم سے جھکا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جناب وزیر صاحب کے اس بیان کے بعد پارلیمنٹ کا ' دونوں ایوانوں کا سر شرم سے جھک رہا ہو گا کہ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان as an institution پر حملہ کرنا ' physically سپریم کورٹ پر attack کرنا ' savagely attack کرنا' brutally attack کرنا' اگر وہ اس کو معمول کا مسئلہ سمجھتی ہے تو پھر ان تمام institutions کا خدا حافظ ' اور اسی لئے جناب والا ' ہم نے کہا تھا کہ جناب پرائم منسٹر صاحب لوکل گوربا چوف ہیں۔ کیونکہ گوربا چوف نے بھی تمام institutions کو آپس میں ٹکرایا تھا اور وہ بھی اسی راہ پر چلے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں چیئرمین صاحب نے رولنگ دے دی تھی کہ آئندہ اس ہاؤس کے اندر کسی عدالت کے بارے میں بات نہ کی جائے نمبر ایک۔ نمبر دو --------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں ،نہیں order in the House ' دیکھیں قانون کی بات ہے عباسی صاحب سے سنیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے بڑے قابل احترام قائد حزب اختلاف اعتزاز احسن صاحب نے کہاکہ سپریم کورٹ کا تقدس، تقدس صرف مسجد اور خانہ کعبہ کا ہو سکتا ہے ' اس کی عزت اور احترام ہم سب پر لازم ہے کیونکہ وہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت ہے لیکن وہاں باوضو ہو کر کوئی نہیں جاتا' نہ وکیل جاتا ہے نہ کوئی اور' وہ خانہ کعبہ میں یا مسجد میں جاتے ہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ 1979 ، میں ہائیکورٹ میں کن لوگوں نے بم رکھے تھے اور کن لوگوں کو سزائیں دی گئی تھیں ' اس کا یہ جواب دے دیں اور میر مرتضیٰ بھٹو ' اللہ تبارک تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے' ان کو اور ان کے ورکروں کو کابل سے trained کرکے عدالتوں کے اندر دہشت گردی کرنے اور بم سے اڑانے کے سلسلے میں سزا ہوئی' یہ ثبوت ہے اور ریکارڈ پر ہے ۔ تو جناب چیئرمین دوسری بات یہ ہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - یہ چوتھی بات ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جی چوتھی بات ہے۔ آپ سید بادشاہ ہیں ' سخی ہیں ' آپ کو رحم دل بھی ہونا چاہیئے ' مجھے امید ہے آپ میری بات سنیں گے۔ جناب محترم انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک دوست ' ہمارا بھائی جو بھی ہے' اس کو یہاں لایا جایا ۔ یہاں لا کر اسے پریشانیوں اور الجھنوں میں نہ پھنسائیں' انہیں وہاں جیل میں ہر سہولت موجود ہے ' قالین ان کو ملا ہوا ہے ' انہیں نو لاکھ کی مشین دی گئی ہے' وہسکی ہر شام ان کو ملتی ہے ' دیکھیں جی اس وقت تک وہ ممبر بھی نہیں ہیں ' انہوں نے oath نہیں لیا ہے اور ایک ووٹ کی وجہ سے President کے انتخاب میں کوئی فرق نہیں پڑتا' لیکن اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ -------ہمت کریں سنیں' عباسی صاحب آپ مت بولیں ' آپ چھوٹے ہیں اور میں بڑا ہوں ' چھوٹے بھائی بڑے بھائی کے سامنے مت بولیں۔ آپ بعد میں بولیں۔ سننے کی سکت رکھیں ' میں سنوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ عباسی صاحب' order, order میرا بھی کچھ خیال رکھیں۔ میں بھی یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی - جناب چیئرمین! آپ سے میں استدعا کروں گا کہ چیئرمین صاحب نے جو رولنگ دی ہے اس پر عمل درآمد کیا جائے۔ گو کہ سپریم کورٹ مسجد نہیں ہے وہ سپریم کورٹ ہے لیکن اس کی عزت اور احترام ہم پر لازم ہے ۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ابھی میرے خیال میں عباسی صاحب کے بعد وزیر موصوف کچھ مزید کہنا چاہیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی ہاں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں، ویسے زیادتی تو ہے ان کے ساتھ۔ جتنا وہ گورنمنٹ کو defend کرتے ہیں۔ He should be sitting in the front. اچھا جی۔راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ قانون کا مسئلہ تھا لہذا عباسی صاحب کی حتمی رائے معلوم کرنا ضروری تھی، وہ انہوں نے ہمیں بتا دیا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ قانون اور سپریم کورٹ کی طرف جو رویہ حکومت کا تھا اس کی راہنمائی جناب سینیٹر جاوید اقبال عباسی صاحب سے حاصل کرتے ہیں لہذا یہی حشر ہو رہا ہے۔ فرما رہے ہیں کہ سپریم کورٹ کا کوئی تقدس نہیں ہے کیونکہ وہ وہاں وضو کرکے نہیں جاتے ہیں۔ تقدس تو اس ہاؤس کا بھی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ یہاں پر وضو کرکے آئے تھے۔ تقدس اداروں کا ہوتا ہے ۔ سپریم کورٹ ایک مقدس ادارہ ہے۔ آئینی ادارہ ہے۔ اس کی حفاظت کرنا، اس کی توقیر کرنا، اس کی عزت کرنا ہر پاکستانی کا نہ صرف فرض ہے مگر بحیثیت legislator کے ہمارا ایک آئینی فرض بھی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جو ورکرز ہیں ان کا فعل ہوا یا نہیں ہوا، کس نے کیا، اس سے قطع نظر جس طرح جناب قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ بہت سے ایسے چہرے تھے جن کے نام اخباروں میں آئے۔ بہت سے ایسے چہرے تھے جو کیمرے نے ہمیشہ کے لئے محفوظ کئے ہیں۔ کیا یہ مسلم لیگ کی حکومت یا مسلم لیگ کی جماعت پر فرض عائد نہیں ہوتا تھا کہ کم از کم دکھاوے کے لئے ہی ان لوگوں کو مسلم لیگ سے نکال دیا جاتا۔ ان کو معطل کیا جاتا یا ان پر دکھاوے کے لئے کوئی ایک قدم ہی اٹھایا جاتا۔ اس وقت ہم گولڈن سال میں سے گزر رہے ہیں اور یہاں بڑے غیر معمولی واقعات ہو رہے ہیں۔ جشن منانے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے گولڈن جوبلی کا جشن بھی سپریم کورٹ پر حملہ کرکے، اس کے تقدس کو پامال کرکے منا لیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہم

پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں یا کوئی debate کر رہے ہیں۔ کیونکہ جس پوائنٹ آف آرڈر پر میں بات کرنا چاہتا ہوں وہ اس موضوع سے متعلق نہیں ہے جس پر بات ہو رہی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کر لیں، آپ کسی دوسرے پر کر لیں۔ چلیں اسی موضوع پر سرانجام خان بولنا چاہتے ہیں۔ جی سرانجام صاحب۔

جناب سرانجام خان: آج خوشی کا دن ہے کہ اس پارٹی کو آج سپریم کورٹ اور اس ہاؤس اور نیشنل اسمبلی کے تقدس کا خیال آیا ہے۔ جن کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ مفتی محمود جیسے آدمی کو ہاتھ پاؤں سے پکڑ کر اٹھا کر باہر پھینکا گیا۔ ان عدالتوں کو کنگرو کورٹس اور چمک۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: No cross talk please. No interruption please.

سر انجام خان آپ بولیں۔

جناب سرانجام خان: راشدی صاحب، جب آپ بولتے ہیں تو میں سنتا رہتا ہوں۔ آپ جب بولتے ہیں تو مجھے مزا آتا ہے تو مہربانی کرکے میری بات سن لیں اور جو کچھ آپ کہنا چاہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی: کیا مفتی محمود صاحب سپریم کورٹ کے جج تھے۔

جناب سرانجام خان: جناب چیئرمین! اس عدالت کو جو آج یہ تقدس دینا چاہتے ہیں۔ میں اس بات پر خوشی کا اظہار کر رہا ہوں کہ کم از کم اس واقعہ کے بعد PP کو یہ تقدس کا خیال آیا ہے۔ دیر آید درست آید۔ جنہوں نے ان عدالتوں کو چمک، کنگرو کورٹس، کس کس ناموں سے پکارا تھا۔ آج میں ایک ایسے آدمی کے منہ سے، جناب اعتزاز احسن صاحب کے منہ سے، جو بہت polite طریقے سے بولتے ہیں۔ جو بڑے خوش گفتار ہیں۔ جو بڑے نرم بولتے ہیں۔ آج انہوں نے ایک غیر پارلیمانی لفظ اپنی تقریر میں استعمال کیا۔

اعتزاز احسن صاحب نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ (XXXXXXX) (XXXXXX) تو اگر یہی لفظ میں دہراؤں جو کہ میں نہیں کرنا چاہتا کہ اس وقت پیپلز پارٹی، مسٹر بھٹو کے وہ جو

(XXXXXX) بحکم جناب پریذائیڈنگ آفیسر ان الفاظ کو حذف کیا گیا

انہوں نے نام لیا، جب انہوں نے مفتی محمود کو نکالا تھا، تو یہ بات ان کو زیب نہیں دیتی، یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے، میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اصل میں اعتزاز صاحب، آپ کو اس میں advantage ملتا ہے، اگر کارکن کہتے تو پھر وہ زیادہ serious بات تھی، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ الفاظ حذف کیے جائیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب والا! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں، ان کی حرکات خود بتا دیتی ہیں کہ کیا ہے، میں لفظ واپس لیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک سیکنڈ، میں نے ان سے وعدہ کیا تھا، جی بہت briefly جی بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو: جناب والا! میں مختصر ہی بات کروں گا۔ جناب چیئرمین! ملک کے امیر ترین صوبہ، صوبہ بلوچستان کے پاس ایک لمبی ساحلی پٹی ہے جو قدرتی دولت سے مالا مال ہے۔ اس کی اقتصادی بدحالی اور تہذیبی پسماندگی کے بارے میں ہم اس معزز ایوان میں مسلسل اور متواتر اظہار خیال کرتے رہے ہیں، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ بلوچستان کو زندگی کے تمام شعبوں میں ---

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: sorry I hate to interrupt you میں ایک بات کہنا چاہوں گا، اگر تو کوئی general بات ہے تو الگ، کوئی specific incident ہے تو اس پر بات کریں کیونکہ پوائنٹ آف آرڈرز پر ان معاملات کو اٹھایا جاتا ہے جو کہ اس وقت کے لئے relevant ہوں، اگر کوئی general بات ہے، جس طرح آپ نے شروع کیا ہے، تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی specific واقعے کی طرف اشارہ نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر بزنجو: جناب والا! واقعہ تو یہ specific ہے، مطلب اگر آپ اس کو کس angle سے دیکھتے ہیں۔ ویسے ہم دیکھتے رہے ہیں کہ اس ایوان میں لوگ گھنٹوں ایسے مسائل پر بولتے رہے ہیں، جن کی شاید ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی آپ بولیں جی۔

جناب محمد طاہر بزنجو: جناب والا! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ زندگی کے دوسرے شعبوں میں تو ہمیں نظرانداز کیا جاتا رہا ہے لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ کرکٹ کے میدان میں بھی بلوچستان کو ہمیشہ نظرانداز کیا گیا۔ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت پورے بلوچستان میں ایک بھی نیشنل کرکٹ سٹیڈیم نہیں ہے، ایک سٹیڈیم بگٹی سٹیڈیم کے نام سے زیرتعمیر ہے، گذشتہ کئی سالوں سے سینڈک پراجیکٹ، بولان میڈیکل کالج کمپلیکس کی طرح پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ اسی طرح ڈیپارٹمنٹ کرکٹ ٹیم جیسا کہ PIA, Habib Bank, National Bank وغیرہ میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ شیخ صاحب بھی خوش قسمتی سے یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان میں بھی کرکٹ بہت ہی مقبول کھیل ہے اس لئے وہاں کے نوجوانوں کو بھی یہ موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اس میدان میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔

Mr. Presiding Officer: Your are right, would the Minister concerned like to respond to the point of order.

شیخ رشید احمد: جناب والا! جہاں کرکٹ کا سوال ہے، ہم کوئی ایسا قانون لا رہے ہیں، کہنے کو تو کرکٹ میں سپورٹس منسٹری ہوتی ہے لیکن اس میں سپورٹس منسٹری کا اتنا عمل دخل نہیں ہوتا ہے، کسی زمانے سے، تقریباً 1964-65 سے صدر ان کے چیف پیٹرن چلے آ رہے ہیں۔ اس میں ہم تھوڑی سی تبدیلی لا رہے ہیں۔ جہاں تک سٹیڈیم کا تعلق ہے، اسے میں دیکھ لیتا ہوں، جو کچھ ہو سکا وہ میں کر دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وزیر صاحب ان کا گلہ بڑا جائز ہے۔ اس لحاظ سے کہ ایک federating unit ہے جو کہ already backward ہے، سڑکیں وہاں نہیں ہیں اور سکول، کالجز اور یونیورسٹیز، تو اس کو تو edge دینا چاہیئے۔

شیخ رشید احمد: جناب والا! سکولوں کے بارے میں تو میں اس ہاؤس میں بیان دے چکا ہوں، تینوں صوبوں سے چیف منسٹر صاحبان نے مفت زمین دے دی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پتہ نہیں، پتہ ہے وزیر صاحب کہ یہ ایسی کوئی پالیسی ہے۔

شیخ رشید احمد: جو میں بیان دے رہا ہوں، وہ پتہ ہے تو تب دے رہا ہوں on the

floor of the House، پتہ نہیں ہے کا اس میں سوال نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں یہ دوسری بات کر رہا تھا۔ یہ پالیسی صرف اس گورنمنٹ کی نہیں ہے، اس سے پہلے بھی یہی پالیسی رہی ہے اور مجھے ذاتی طور پر پتہ نہیں کہ یہ پالیسی اتنی درست ہے کہ نہیں، کیونکہ جہاں آپ کو سکول چاہیئے وہاں جگہ نہیں ملتی تو آپ کیا کرتے ہیں۔ جہاں سکول کی ضرورت نہیں ہوتی وہ جگہ دے دیتے ہیں۔

شیخ رشید احمد: میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، پچھلی حکومت کا تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ جہاں ایسے ملتا رہا ہے، جہاں جگہ نہیں تھی وہاں سکول بنا دیا، میں انشاء اللہ وہاں بناؤں گا جہاں جگہ اور ضرورت ہو گی۔ جہاں تک سٹیڈیم کا تعلق ہے، میں اس میں funds availability کو دیکھ لیتا ہوں اور جہاں PIA اور دوسروں کی ٹیم کا تعلق ہے وہ independent ادارے ہیں، میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب وہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ آپ کی jurisdiction ہی نہیں ہے، آپ تو فیڈرل منسٹر ہیں، یہ تو صوبائی معاملہ ہے، میں صوبوں کی بات کر رہا ہوں۔

شیخ رشید احمد: پھر ان سے کہیں کہ صوبائی اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سٹیڈیم کا مسئلہ تو آپ کا ہے۔

شیخ رشید احمد: سٹیڈیم کا میں نے کہہ دیا ہے، اردو میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں تو اردو میں، آپ اردو میں بھی بول سکتے ہیں اگر چاہیں تو۔

شیخ رشید احمد: جی نہیں مجھے اتنی آتی نہیں ہے۔ یہ سوال بھی دے سکتے تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں تو پھر بیٹھ جائیں۔ جی آپ مطمئن ہیں۔ اب یہ تو آپ کی اپنی پارلیمانی پارٹی کا کام ہے، گورنمنٹ کا کام ہے، ٹریژری بنچز ہیں، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میری ذاتی رائے میں question hour میں اپوزیشن کو زیادہ ٹائم اس لئے دینا چاہیئے کہ یہ تو آپ کے گھر کا معاملہ ہے یہ تو آپ گھر میں طے کر سکتے ہیں۔ It is right of the

Opposition to put questions, particularly supplementary questions

- چوہدری اعتراز احسن: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو فاضل وزراء بھی موجود ہیں اگر یہ بزنس according to schedule کر لی جائے، اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ بل پاس ہو جائے۔ اس کی وجہ سے کچھ اور بات ہوئی اور یونہی کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا تو شیخ صاحب کا بل بھی رہ جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ کریں اور یہ آئٹم لے لیں۔

LEGISLATION

MOTION: LAYING OF REPORT FROM STATE BANK OF PAKISTAN ECONOMY.

Mr. Presiding Officer: Alright item No.3.

Mr. Sartaj Aziz: I beg to lay Mr. Chairman, before the Senate, the First Report for the year 1997-98 , of the Central Board of Directors of the State Bank of Pakistan, on the state of Pakistan's Economy, before the Senate, as required under section 9A(f) of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Presiding Officer: The Report stands laid. Item No.4.

INTRODUCTION OF BILL

RE: THE SECURITIES AND EXCHANGE (Amendment) BILL, 1997

Mr. Sartaj Aziz: I beg to introduce Mr. Chairman, a Bill further to amend the Securities and Exchange Ordinance, 1969 [The Securities and Exchange (Amendment) Bill, 1997].

Mr. Presiding Officer: Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics, has introduced a Bill further to amend the

Securities and Exchange Ordinance, 1969 [The Securities and Exchange (Amendment) Bill, 1997].

The Bill stands introduced and referred to the Standing Committee.

Now item No.5. Sheikh Rashid Ahmed Sahib.

Bill: Re: THE NATIONAL FUND FOR CULTURAL HERITAGE (Amendment) BILL, 1997.

Sheikh Rashid Ahmed: Mr. Chairman sir, I beg to move that the Bill to amend the National Fund for Culture, Heritage Act, 1994 [The National Fund for Cultural Heritage (Amendment) Bill, 1997], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs that the Bill to amend the National Fund for Culture, Heritage Act, 1994 [The National Fund for Cultural Heritage (Amendment) Bill, 1997], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The question is that Clause 2 do forms part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause 2 forms part of the Bill. The question is that Clause 1, Short title and Commencement and Preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause 1 do forms part of the Bill . Item No. 6, Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs.

Sheikh Rashid Ahmed: Mr. Chairman sir, I beg to move that the Bill to amend the National Fund for Cultural Heritage Act, 1994 [The National Fund for Cultural Heritage (Amendment) Bill, 1997] be passed.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs that the Bill to amend the National Fund for Cultural Heritage Act, 1994 [The National Fund for Cultural Heritage (Amendment) Bill, 1997] be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: Now the House is adjourned to meet again tomorrow at 4 P.M.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 11th of December, 1997at 4.00 p.m. in the evening]